

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ
مباحثات

بروز ہفتہ 22 فروری 1997
(بمطابق 14 شوال 1417: ہجری)

شمارہ 1

جلد 3



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

1

1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

2

2- وزیر اعلیٰ پر اعتماد

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ۔

صوبائی اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 22 فروری 1997ء

بمطابق 13 شوال 1417ھ صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ خان بھگنی، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ قَفَ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ط وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا
 أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى ط
 أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط
 وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَتَّقُلُونَ ۝ (سورہ یوسف آیات 107 تا 109)

ترجمہ: تم ان سے صاف کہہ دو کہ میرا رستہ تو یہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، اور میں
 خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دکھ رہا ہوں اور میرے ساتھی بھی اور اللہ پاک ہے اور
 شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم گئے
 پہلے ہم نے جو پیغمبر بھیجے وہ سب بھی انسان ہی تھے اور انہیں بستیوں کے رستے والوں
 میں سے تھے اور انہی کی طرف ہم وحی بھیجتے رہے ہیں پھر کیا یہ لوگ زمین میں چلے
 پھرے نہیں ہیں کہ ان قوموں کا انجام انہیں نظر نہ آیا جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں۔ یقیناً
 آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے اور زیادہ بہتر ہے جنہوں نے پیغمبروں کی بات مان کر
 تقویٰ کی روش اختیار کیا اب بھی تم لوگ نہ سمجھو گے۔ وما علینا الی البلاغ

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! ستاسو توجه یو طرف ته راگرخول غوارم۔ تاسو خپله د دے هاؤس ممبر هم پاتے شوے ینی او سپیکر هم پاتے شوے ینی، د روایاتو مطابق د تلادوت ترجمه یوه ورخ په پښتو کښ کیری او یوه ورخ په اردو کښ کیری۔ څه تاسو نه به دا خواست کوم چه تاسو خپل هدايات او کړنی چه هغه زاړه روایات مونږ برقرار اوساتو او هم په هغه ترتیب باندے مونږ روان شو، ځکه چه دلته ډیر خلق داسے دی چه هغه په پښتو باندے پوهیږی او ځنې داسے وی چه هغوی په اردو د سره هلو پوهیږی نه۔ نو څه به دا خواست ستاسو نه کوم، د چينر نه، چه تاسو دا ترتیب لږ صحیح کړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر، ډیره ښه ده آئنده د پاره به انشاء الله داسے پروسیجر Adopt کیری۔

Begum Naseem Wali Khan, MPA, and Syed Muhammad Sabir Shah, MPA, may please move their resolutions, under Article 130 (3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, one by one, for Vote of Confidence on the Chief Minister, N.W.F.P. Begum Naseem Wali Khan, please!

بیگم نسیم ولی خان، څما خو دا خیال وو که لږ انتظار مو کړے وے، پیر راغلی نه دے۔ څه به خپل پیش کړم، په هغه مینځ کښ که تاسو څه کوئی نو پیر به بیا تر هغه پورے راوړسی، ځکه چه هغوی لا راغلی نه دی۔

جناب سپیکر، تاسو خپل پیش کړنی جی، هغوی خو-----

وزیر اعلیٰ پر اعتماد

بیگم نسیم ولی خان، څه به خپل (قرارداد) پیش کړم، ډیره مننه۔

"دا اسمبلی پہ اتفاق رائے سرہ د دے اسمبلی غری، جناب
سردار مہتاب احمد خان عباسی باندے د صوبہ سرحد د وزیر
اعلیٰ پہ حیثیت د مکمل اعتماد اظہار کوی۔"

جناب سپیکر، پیر صابر شاہ صاحب!

سید محمد صابر شاہ، جناب سپیکر! "یہ اسمبلی متفقہ طور پر جناب سردار مہتاب احمد خان، رکن
صوبائی اسمبلی پر بمطابق آرڈیکل 130 شق (3) 'دستور پاکستان' بحیثیت وزیر اعلیٰ صوبہ
سرحد بھر پور اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔"

Mr. Speaker: The motion moved and the question before the
House is that the resolutions moved by Begum Naseem Wali
Khan and Syed Muhammad Sabir Shah, Honourable MPAs, be
passed. Those who are in favour of it, may say 'Yes' and please
stand up in front of their seats.

Those who are against it, may say 'No' and please stand up in
front of their seats.

(The motion was adopted.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed and
Sardar Mehtab Ahmad Khan, Chief Minister, NWFP, has
obtained the vote of confidence from the Assembly and he has
secured seventy votes in favour and there is none in opposition.

حاجی محمد عدیل، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر! جب ہاؤس کے بہت سے ممبرز وزیر
اعلیٰ پر اعتماد کیلئے اٹھے ہیں اور کوئی بھی ممبر ان کے خلاف نہیں اٹھا تو عملاً یہ ہاؤس کا

متفقہ فیصلہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر، یہی تو میں نے عرض کیا ہے جناب، اگر آپ نے سن لیا ہو تو میں نے کہا ہے کہ 'Seventy in favour and none against it.' تو ٹوٹل ممبر شپ جو ابھی

موجود ہے 'They are seventy one. Seventy one are present and out of seventy one, seventy stood in front of their seats for 'Ayes'

and there was none to say 'No'.

Haji Muhammad Adeel: Right, Sir.

جناب فرید خان طوقان، جناب سپیکر صاحب! عدیل صاحب یو سوال __ تاسو جی خبرہ چہ اوکړلہ، په هغه باندے پوهیدل پکار دی۔ غه خلق دا دی چہ هغوی د 70 کسانو په حق کښ ووټ ورکړو او یو ووټ چہ کوم دے، دا غه شو؟ په حق کښ دے یا نه دے، نو غه شے دے؟

جناب سپیکر، دا Abstention دے کنه، 'It is an abstention.' خو په 'Noes' کښ غوک هم نشته، چا 'No' او نه وے۔ Meaning thereby it is clear cut abstention. The total number present is seventy one and out of seventy one, seventy voted in favour of confidence and one abstained.

جناب علی افضل خان جدون، مسٹر سپیکر سر! یہاں صرف اعتماد کے ووٹ کی بات ہے۔ اگر کسی نے دیا ہے، تو وہ Count ہوتا ہے اور اگر کسی نے نہیں دیا ہے تو اس کے Count ہونے کی میرے خیال میں کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اس Issue کو آپ نہ چھیڑیں کیونکہ وہ relevant ہی نہیں ہے۔

میاں مظفر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ یو پیرہ چہ جی د چیئر نہ رولنگ

اوشی نو پہ ہنے باندے بیا Arguments -----

Mr. Speaker: That was just a clarification. He wanted a clarification, therefore, I clarified that point that the total Members present in the House at that time were seventy one. Out of seventy one, seventy stood in favour of 'Ayes', they voted in favour of the confidence and there was only one abstention and there was none for 'No'.

جناب جان محمد خٹک: سپیکر صاحب! یو Correction کول غوارو جی، خما خیال دے ہمایون خان ہم ناست دے، Seventy two دی جی، دوہ کسان نہ دی پاسیدلی۔

Mr. Speaker: Thank you for the correction. So there were two abstentions.

Sardar Mehtab Ahmad Khan (Chief Minister): Mr. Speaker Sir, if you kindly permit me, I would like to say something today because آج کے دن میں چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت کے آئندہ کے جو اجنڈے ہیں، تو ان کے بارے میں کچھ بات چیت ہو جائے۔

جناب قیوم خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ خمونہ پہ وزیر اعلیٰ صاحب باندے خلقو اعتماد اوکرو، پکار دہ چہ مونہ د ہغوی شکر یہ ادا کرو او ہغوی تہ مبارکی ورکرو۔ د ہنے نہ پس کہ وزیر اعلیٰ صاحب بیا د خیلو خیالاتو اظہار کوی، نو پکار دہ چہ اوکری۔

جناب سپیکر: پکار داسے وی کنہ چہ یو Issue ختم شی، چہ بیا پخپلہ شوک

خو ما تہ خہ __ خہ نہ پوہیرمہ پہ طریقہ کار باندے، خہ نہ پوہیرمہ، تاسو بہ
پرے دیر بنہ پوہیرنی، خو پکار دا دی چہ چیف منسٹر خیل د رانے اظہار خو
اوکری چہ ہغہ خو اورانی چہ خہ خہ کومہ؟

Mr. Speaker: The Honourable Chief Minister, please.

(تالیاں)

سردار مہتاب احمد خان (وزیر اعلیٰ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی
وساطت سے اس معزز ایوان کے معزز اراکین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنوں
نے اس صوبہ کی خدمت کیلئے مجھے منتخب کیا اور اس کے بعد آج مجھ پر اعتماد کا اظہار بھی
کیا۔ جناب سپیکر! میں اس ایوان میں جب پہلی بار آیا تو وہ سال 1985 تھا اور میں اس
اسمبلی کا ممبر تھا جو ایک طویل عرصہ کے مارشل لا کے بعد اس ملک میں سیاسی نظام کی
بحالی کیلئے غیر جماعتی بنیادوں پر وجود میں آئی تھی۔ اس وقت بہت سے لوگوں اور سیاسی
جماعتوں نے ان انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا اور ان کا خیال تھا کہ یہ غیر جماعتی انتخابات اس
ملک کے سیاسی نظام کے خلاف ایک سازش ہیں لیکن ہم لوگ جو اس وقت منتخب ہو کر
آئے تھے تو ہمارا خیال تھا کہ یہ اس طویل عرصہ کی گٹھن کے بعد، جو مارشل لا کی دس
گیارہ سال کی گٹھن تھی، غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات بھی اس ملک کے سیاسی نظام کی
بحالی کی ایک آواز ہیں اور یہ وقت نے ثابت کیا ہے۔ اس کے بعد اس ملک میں جماعتی
سیاسی نظام کی بات پئی اور اس سارے عرصے میں جہاں بڑے بڑے نشیب و فراز آئے،
وہاں اس تمام عرصے میں ایک بات بڑی واضح رہی ہے کہ صوبہ سرحد کی اس معزز اسمبلی نے
اپنی ماضی کی شاندار روایت کے مطابق اس عمل میں بھرپور حصہ لیا اور اس سیاسی نظام کو
جو پے در پے جھٹکے لگے تھے، اس کا ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔ مجھے اس بات کا اعزاز
حاصل ہے جناب سپیکر کہ میں پانچ بار اس اسمبلی کا رکن منتخب ہوا ہوں۔ (تالیاں)

اور تین بار قومی اسمبلی کا رکن بھی منتخب ہوا ہوں۔ میں اپنے ان تمام معزز اراکین کو، جن کی اکثریت نے اپنی سوچی سمجھی رائے کے مطابق مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے، یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں اپنی صلاحیتوں کے مطابق ان کی رائے کے مطابق اور اس صوبے کے عوام کی خواہشات کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ جناب سپیکر! اس صوبہ کے معاملات کو چلانے کیلئے میں سب سے پہلے اپنے آپ کو احتساب کیلئے پیش کرتا ہوں۔

(تالیان)

جناب سپیکر! میرا ماضی بھی آپ کے سامنے ہے اور میرا مستقبل بھی آپ کے سامنے ہوگا۔ اگر آپ کبھی محسوس کریں کہ میں آپ کے اعتماد پر پورا نہیں اُتر رہا، تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ بلا جھجک مجھ سے پوچھ سکتے ہیں۔ آپ نے جن بھاری ذمہ داریوں کے قابل مجھے سمجھا ہے، انہیں پورا کرنے میں اگر کبھی سخت مراحل بھی آئیں تو آپ کو میرے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔ ہم روایتی سیاست کی زنجیروں کو توڑ کر آئے ہیں، ہم نے اپنے قائد، جناب محمد نواز شریف کی قیادت میں ایک طویل سیاسی جدوجہد میں اپنی سیاسی کشتیاں جلا کر اپنے سفر کا آغاز کیا ہے۔ پاکستان کے عوام نے عام انتخابات میں ایک تاریخ ساز فیصلہ دیا ہے کہ ہارس ٹریڈنگ، کرپشن، اقرباء پروری، قومی وسائل کا ناجائز استعمال، نا اہل لوگوں کو مسلط کرنے کی سیاست، ملازمتیں فروخت کرنے اور جھوٹ کی بنیاد پر حکومت چلانا انہیں قبول نہیں تھا۔ لوگوں نے غلط سیاست کو ایک خاموش انقلاب کے ذریعے نشان عبرت بنا دیا ہے۔ ہم سب کو یہ صورتحال سامنے رکھ کر اپنے عوام کے سامنے ایک روشن اور واضح مثال کی طرح زندہ رہنا ہوگا۔ حکومت کے اراکین، اراکین اسمبلی اور انتظامیہ کی مشینری کو سادگی، احساس ذمہ داری اور عوام کی خدمت کو اپنا شعار

بنانا ہوگا اور ہم جب ایسا کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ عوام بھی احساس ذمہ داری کا بھرپور جواب دیں گے۔ میری حکومت آپ کی وساطت سے عوام کو امور مملکت میں مکمل طور پر شرکت کرے گی تاکہ انہیں اس بات کا احساس ہو، انہیں اس ذمہ داری کا احساس ہو کہ جب کوئی قومی دولت کو ضائع کرے تو عوام حکومتی ایجنسیوں پر نکیہ کرنے کی بجائے از خود آگے بڑھ کر اس صورتحال کی اصلاح کا کام شروع کر دیں۔ ہم اپنے سیاسی پروگرام کو آگے بڑھانے کیلئے زندگی کے تمام شعبوں میں فرسودہ قوانین کا از سر نو جائزہ لیں گے تاکہ بدلتی ہوئی صورتحال کے مطابق اور عوام کی امنگوں کے مطابق وہ قوانین لوگوں کے کام آسکیں۔ حکومتی نظام میں صوابدیدی اختیارات سے لیکر رشوت اور کمیشن کی لنت کے خاتمہ کیلئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے اور سرخ فیتہ کی رکاوٹیں پیدا کرنے والے افراد نے اگر اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو ان کا بھی بوریہ بستر گول کر دیا جائے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ہم خالی دعووں اور باتیں کرنے پر یقین نہیں رکھتے۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے اقدامات 'ہماری پالیسی اور ہمارا جو ایجنڈا ہوگا' وہ حقیقی بنیادوں پر لوگوں کی ضروریات کے مطابق ہوگا اور اس جدید دنیا کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہم ان کارآمد باتوں کو اپنی حکومت کی پالیسیوں کا حصہ بنائیں گے جس سے یہ معاشرہ اپنی روایات کا آئین کھلانے کا تاکہ یہ آئندہ آنے والی صدی میں داخل ہونے کیلئے اپنے آپ کو تیار کر سکے۔ میں آپ کو صرف یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کام کرنے پر یقین رکھتے ہیں اور ہم اس ایجنڈا کے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو انشاء اللہ ٹھوکر سے اڑادیں گے۔

(تالیاں)

ایسے لگتا ہے کہ پاکستان کی تاریخ کے ان پچاس سالوں کو ہم نے ضائع کر دیا ہے اور جو قومیں اپنی تاریخ سے سبق نہیں سیکھتیں اور جن کو اپنے وقت کے ضائع ہونے کا احساس نہیں ہوتا تو وہ قومیں بڑی بد قسمت کہلاتی ہیں۔ ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمیں اپنے قرب و جوار میں ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ پچاس سال کی عمر کسی نئے ملک کیلئے تھوڑی عمر نہیں ہوتی۔ 1970 کی دہائی تک پاکستان سست رفتاری سے لیکن ایک منظم طریقے سے آگے بڑھ رہا تھا کہ یکا یک اس پاکستان پر سازشی قوتوں نے اپنا وار کیا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے اس ملک کو دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوتے دیکھا ہے۔ ان سازشی قوتوں نے پاکستان کے عوام کے وسائل کو بھی تباہ و برباد کر دیا اور آج اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کے مستقبل سے بھی مایوس نظر آتے ہیں اور دنیا میں شاید ہی ایسی قومیں ہوں جنہیں اپنے مستقبل پر یقین نہ ہو۔ جناب سپیکر! حالیہ انتخابات میں میاں نواز شریف نے اس ملک کے لوگوں کو جو امید کی راہ دکھائی ہے، ان کیلئے ایک بہتر مستقبل کی نشاندہی کی ہے اور جس طرح پاکستان بھر کے لوگوں نے ان کے قدم کے ساتھ قدم ملانے کا فیصلہ کیا ہے، یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ عوام نے ماضی کے اناپرست، جھوٹی اور غلط سیاست کرنے والوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ہمارا ایجنڈا جو اس ملک اور اس صوبے کی تعمیر نو کا ایجنڈا ہے، ہر فرد کی عزت و وقار کا ایجنڈا ہے، اس میں بسنے والے ہر غریب شخص اور ہر بااثر شخص کو برابری کی بنیاد پر انصاف فراہم کرنے کا ایجنڈا ہے اور اس صوبے کے وسائل کو ہر فرد کیلئے برابر حصہ دار بنانے کا ایجنڈا ہے، اس کے راستے میں، جیسے میں نے عرض کیا ہے، آنے والی ہر رکاوٹ ہم ختم کر دیں گے اور وقت کی اہمیت کو جانتے ہوئے تساہل اور لاپرواہی سے کام لینے والے پوزوں کو بھی حکومتی پیشنوی سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ ہم ایک تیز رفتار پروگرام پر عملدرآمد کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھ جو

لوگ بھی قدم کے ساتھ قدم ملا کر چل سکتے ہیں، ہم ان کا خیر مقدم کریں گے لیکن کسی شخص کو بھی کسی تعلق یا سفارش کی بنیاد پر حکومت پر بوجھ بننے نہیں دیا جائے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ہم نے تین دن قبل پاکستان مسلم لیگ کی پارلیمانی میٹنگ کا اجلاس طلب کیا تھا جس میں میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ، جنہوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا تھا اور مجھے اپنی پارٹی کے امرد نامزد کیا تھا اور میری ان کے ساتھ یہ پہلی میٹنگ تھی اور اس میٹنگ میں جب میں نے ان سے اپنے نئے پروگرامز کے بارے میں گفتگو کی، میں نواز شریف، قائد پاکستان کے عزم و ارادوں کی گفتگو کی، تو جہاں اکثریت نے ان پروگرامز کی تائید کی تو وہاں چند دوستوں کا یہ بھی خیال تھا کہ کیا وجہ ہے کہ جب ہماری حکومت آتی ہے تو اس ملک میں میرٹ، انصاف اور قانون کی بالادستی کی بات کرتے ہیں اور ہم اپنے دوستوں اور اپنی پارٹی ورکرز کی خواہشات کے برخلاف ایک ایسا نظام رائج کرنے کی بات کرتے ہیں جو انصاف پر مبنی ہو، جو برابری اور یکساں سلوک پر مبنی ہو لیکن ہمارے جانے کے بعد آنے والے لوگ اس سارے نظام کو تہس نہس کر کے رکھ دیتے ہیں اور اقرباء، پروری اور قومی وسائل کی لوٹ کھسوٹ، رشوت اور کرپشن کی وہ بد نما مثالیں قائم کرتے ہیں کہ سارا پاکستان روتا اور چیختا ہے؟ تو میں نے ان سے کہا کہ اگر ان کی بدعنوانیاں، ان کی رشوت خوریاں، پیسوں کے ذریعے ملازمتوں کو فروخت کرنے کی سیاست اور حکومتی وسائل، پلاٹوں کی تقسیم، رشوت اور کمیشن کی حکومت اگر اس ملک اور اس صوبے کے لوگوں کو قبول ہوتی تو آج اس اسمبلی میں ہم نہ بیٹھے ہوتے بلکہ وہ بیٹھے ہوتے۔

(تالیاں)

تو جناب سپیکر، میں نے ان سے یہی درخواست کی کہ ہمیں اپنے اپنے آنے والے کل

کیئے سوچنا ہے۔ ہم نے جیسا تیسرا بھی وقت گزارا، گزار لیا ہے لیکن ہم ایک ایسے وطن کا حصہ اپنے آپ کو کیسے شمار کر سکتے ہیں جو دنیا میں کرپشن میں دوسرے نمبر پر کھلایا جائے اور جو تعمیر و ترقی میں نیچے جا رہا ہو اور تعلیم اور صحت کے جو اہم ترین مسائل ہیں، ان کیلئے بھی اس دنیا میں جس کا میاں گرتا جا رہا ہو تو ایسی قومیں دنیا میں باوقار مقام حاصل نہیں کر سکتیں اسلئے جناب سیکرٹری جیسے میں نے کہا کہ ہم ایک تیز رفتار ایجنڈا اور پالیسی پر کام کرنا چاہتے ہیں اور میں نے کل بھی گزارش کی تھی کہ میں اپنے معزز اراکین کو ساتھ لیکر چلوں گا، میں ان کو حکومتی امور میں اس طرح شریک کرنے کی کوشش کروں گا کہ جس سے ان کا مقام بلند ہو اور حکومت کی مشینری ان کی تابع ہو کیونکہ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو پھر یہ عوام کے نمائندوں کی توہین ہوگی، ان کی خواہشات کے برخلاف ہم پھر اسی ماضی کے جھوٹے نظام کے ساتھ اپنا سلسلہ نہیں جوڑ سکتے۔ میں اس بات کا احساس کرتا ہوں کہ جب ہم منتخب ہو کر آتے ہیں تو حکومتی مشینری میں نئی حکومت کے آنے کے ساتھ ہی بڑی تبدیلیاں ہوتی ہیں، حکومت کی جماعتیں اپنے ملنے والے دوستوں اور جانتے والوں کو پراثر پوسٹ پر، اچھی جگہوں پر لگانے کی سفارشات کرتے ہیں اور یہ ہم نے اکثر دیکھا ہے۔ میرے بھی بہت سے دوست ہیں، میرے ساتھیوں کے بھی بہت بڑے بڑے دوست ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہم اس طریقہ کار کی بجائے کیوں نہ از خود انہیں دعوت دیں؟ میں چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں رتنے والے تمام سرکاری ملازمین، تمام آفیسرز اور نوکر شاہی کے اراکین اور بیوروکریسی کے اراکین جو اس حکومت کے ایجنڈے پر عملدرآمد کرنے میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہماری رفتار میں ہمارے ساتھ چل سکتے ہیں تو میں از خود انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ سفارش کروانے کی بجائے ہمارے اس پروگرام پر عملدرآمد کرنے کی یقین دہانی کرائیں اور اپنے آپ کو پیش کریں اور جب وہ اپنے آپ کو پیش کریں گے تو پھر ہم بھی ان سے حساب کتاب

لینے کے قابل ہوں گے۔ یہ حکومت انہیں دعوت دیتی ہے کہ وہ اہم اور ذمہ دار عہدوں پر خصوصاً فیلڈ کی پوسٹوں کیلئے بلحاظ اہلیت اور قابلیت اپنے آپ کو پیش کریں لیکن ایسا کرنے سے قبل انہیں یہ یقین دلانا چاہئے کہ وہ اپنی خدمات اس عہدہ کی شان و شوکت، ذاتی مفادات اور مراعات کیلئے پیش نہیں کر رہے بلکہ ذمہ داری کو نبھانے کیلئے چیلنج کے طور پر قبول کر رہے ہیں جو ایمانداری، محنت اور لگن کے بغیر نبھانا مشکل ہوگا اور اگر کوئی سرکاری اہلکار کسی منصب کے اہل نہ ہو تو وہ سفارش کرانے سے گریز کرے کیونکہ ہم نا اہل لوگوں کا بوجھ اٹھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اور نہ ہی ہمارے کندھے اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہیں اور نہ ہی ہمارے پاس اس کیلئے وقت ہے۔

(تائلیاں)

ہم اپنے نئے سفر میں آنے والے کل کو روشن بنانے کیلئے اپنے آج پر توجہ دیں گے اور ہماری کوشش ہوگی کہ ہم پیچھے مڑ کر دیکھنے کی بجائے مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کریں لیکن ہم ماضی کی غلطیوں کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم ماضی کی تاریخ سے سبق حاصل کرتے رہے ہیں اور ہم اپنی تاریخ کو آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے ایک سبق بنانا چاہتے ہیں۔ جن لوگوں نے سرکاری اختیارات اور وسائل کو شیر مادر سمجھ کر غلط استعمال کیا ہے، انہیں اپنے تمام پرانے حساب بے باک کرنا ہوں گے اور قوم کا ان پر جو قرض ہے، وہ انہیں لوٹانا ہوگا۔

(تائلیاں)

جیسے محترمہ بیگم نسیم ولی خان صاحبہ، جناب پیر صابر شاہ صاحب اور دیگر ساتھیوں نے اس ایوان میں اپنے گزشتہ روز کی تقریروں میں اس حزم اور موقف کا اظہار کیا ہے کہ ہم اس صوبے میں احتساب کا ایک ایسا یقینی نظام جاری کریں گے جو نہ صرف ماضی کی غلط کاریوں کا احتساب کر سکے گا بلکہ موجودہ حکومت کا احتساب کرنے کے بھی قابل ہوگا۔

جیسا کہ میں نے کل بھی کہا تھا کہ ہم انتقام اور احتساب کے باریک فرق کو قائم کرنے کی از حد کوشش کریں گے لیکن جن لوگوں نے ماضی میں اس صوبے کے وسائل کو لوٹا، اس صوبے کے لوگوں کے ساتھ نا انصافیاں کیں، اقرباء پروری، رشوت خوری اور کرپشن کی لازوال مثالیں قائم کیں، ان کو ہم معاف نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے لئے یہ ممکن ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں اور یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس اسمبلی کو اقتدار اعلیٰ کا نشان سمجھتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے اداروں پر اعتماد کرنا سیکھیں، ہم اپنے اداروں کو ایسا مستحکم بنائیں کہ آئندہ آنے والا کوئی شخص اس کو توڑ نہ سکے لیکن اس کیلئے ہم سب کو مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ جناب سپیکر! اس اسمبلی کی اپنی زریں روایات ہیں جس کے نتیجے میں اس صوبے میں حکومت اور اپوزیشن کے ہمیشہ اچھے تعلقات کار رہے ہیں۔ ہمارے تمام فیصلے انصاف پر مبنی ہونگے۔ ہمیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ اپوزیشن کی تعداد کتنی ہے؟ اگر مثبت تنقید کرنے والا ایک شخص بھی ہو تو وہ اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ ہم اپوزیشن سے توقع رکھیں گے کہ وہ اعلیٰ جمہوری قدروں اور صوبے کی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے اسمبلی کو چلانے میں ہماری مدد اور تعاون کریں گے۔ جناب سپیکر! ہمارا یہ پروگرام ہے کہ سادگی کی جو مثال ہے، اس کا آغاز حکومت کی کابینہ سے کیا جائے اور اس ضمن میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وزراء کی فوج کی بجائے صرف مختصر کابینہ کی تشکیل کی جائے جو اس صوبے کے عوام کے مسائل کے حل کیلئے نہ صرف اپنا پورا وقت دے سکے بلکہ سیاسی بنیادوں پر فیصلے کرنے کی بجائے حقائق اور عوام کے مسائل کو سامنے رکھ کر فیصلے کر سکے اور میں آپ کو یہ کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری جو کابینہ کی تشکیل ہوگی، اس کی تعداد ابتداء میں اس صوبے کی ماضی کی تمام Cabinets سے مختصر ترین ہوگی۔

(تالیاں)

یورورکریسی کے تمام صوابدیدی اختیارات ختم کئے جا رہے ہیں اور اب تمام فیصلے اور بھرتیاں میرٹ پر ہوں گی۔ سرکاری ملازمین کی ترقی میں میرٹ، سروس اور Integrity کو مد نظر رکھا جائے گا اور اس کیلئے A.C. Rs لکھنے کے عمل کو اس کے مطابق بنایا جائے گا۔ تمام بھرتیاں سال میں ایک یا دو مرتبہ مخصوص طریقہ کار کے تحت ہوگی اور ایسے قوانین وضع کئے جائیں گے جنہیں سادہ اکثریت سے ختم نہیں کیا جاسکے گا۔ ہم خود احتسابی کے عمل کے ساتھ ساتھ ماضی میں ہونے والی لوٹ مار کا حساب لیں گے اور اس عمل میں کسی قسم کی استقامی کارروائی نہیں کریں گے۔ مہران بینک کے سرمائے، جو صوبہ سرحد میں صابر شاہ حکومت کے خاتمے، سرکاری جائیداد کی ناجائز الاٹمنٹ، ملازمتوں کی خرید و فروخت، غلط افراد کو Under hand deal کے ذریعے ٹھیکوں کی تقسیم اور ان میں کرپشن کا فوری حساب لیا جائے گا۔

(تالیاں)

اعتساب کا عمل صرف سیاستدانوں تک محدود نہیں ہوگا بلکہ وہ تمام سرکاری ملازمین بھی اس کی زد میں آئیں گے جو اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے رہے ہیں

(تالیاں)

اور جو حکمران طبقہ کی لوٹ مار میں شریک رہے ہیں اور جنہوں نے پسندیدہ افراد کو نوازنے کیلئے قوانین کی دھجیاں بکھیری تھیں۔ ہم سرکاری ملازمین کا قبضہ درست کریں گے اور حکمرانوں سے وفاداری کی بجائے ان سے پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی توقع رکھیں گے۔ سرکاری ملازمین کیلئے حکومتی پالیسیوں کا تفصیلی ذکر میں بعد میں کروں گا۔

جناب سپیکر! ہم صوبے کے حقوق کے حصول میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ 1990 میں جناب محمد نواز شریف، وزیر اعظم پاکستان نے پہلی مرتبہ چاروں صوبوں میں محابمت کی فضا پیدا کی تھی، پانی کی تقسیم کا ستر سالہ پُرانا مسئلہ حل کیا تھا اور

این ایف سی ایوارڈ پر اتفاق رائے پیدا کیا تھا، مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس بلایا تھا جو پاکستان پیپلز پارٹی کے دونوں ادوار میں نہیں بلانے گئے تھے۔ جناب سپیکر! جناب محمد نواز شریف کی قیادت میں صوبہ سرحد کی پن بجلی کی آمدن کا دیرینہ مسئلہ حل ہوا تھا۔ ہم صوبائی حقوق کے حصول میں مرکز کی طرف سے کسی قسم کی رکاوٹ محسوس نہیں کرتے اور اس کے باوجود اگر کوئی بھی مسئلہ پیدا ہوا تو ہم اس ایوان کو اعتماد میں لے کر آگے بڑھیں گے۔

(تائیاں)

جہاں تک نگران دور حکومت میں این ایف سی ایوارڈ کے اعلان کا تعلق ہے تو ہم اس کا بغور جائزہ لیں گے اور صوبہ سرحد کے عوام کی خواہشات اور صوبہ کے عوام کے مفاد کے مطابق فیصد کریں گے اور اس سلسلے میں اس ایوان کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ صوبے کے پسماندہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کیلئے اقدامات کئے جائیں گے جن میں مربوط ترقیاتی پروگرام شروع کرنے پر بھی غور کیا جائے گا۔ شمالی، جنوبی اضلاع اور ہزارہ کی ترقی پر بھی توجہ دی جائے گی۔ پوری دنیا کی سیاست اقتصادیات کے گرد گھوم رہی ہے اور مالیاتی امور میں نظم و ضبط پیدا کئے بغیر ہم اپنے ایجنڈے پر عمل نہیں کر سکتے۔ پورے ملک میں صوبہ سرحد ماضی میں مالیاتی امور کے حوالے سے منظم رہا ہے لیکن گزشتہ کچھ عرصہ سے یہ صوبہ اوور ڈرافٹنگ پر چل رہا ہے جس کی وجہ سے ہمیں خزانہ خالی ملا ہے۔ ہم اس مالیاتی بد نظمی کو دور کرتے ہوئے صوبے کو مالی طور پر منظم بنانا چاہتے ہیں تاکہ ہم جو بھی منصوبے بنائیں، ان پر پوری طرح عمل کر سکیں۔ اس وقت یہ صوبہ ایک ارب، اسی کروڑ روپے کا مقروض ہے جس کی بنیادی وجہ بجٹ کی تیاری میں ہندسوں کا ہیر پھیر اور حقائق سے چشم پوشی ہے۔ جناب سپیکر! حکومت کی اولین ترجیحات میں انصاف کی فراہمی کیلئے تیز رفتاری سے کام کرنا ہے اور اس کیلئے عدالت عظمیٰ اور عدالت

عالیہ کی مشاورت اور تعاون کے ساتھ اس نظام میں انقلابی تبدیلیاں لائی جائیں گی۔ سماجی انصاف کی فراہمی کیلئے عدالتوں کے قابل احترام جج صاحبان کو تمام ضروری سہولیات مہیا کی جائیں گی اور ان کی عزت اور وقار میں اضافہ کیلئے بھی اقدامات کئے جائیں گے۔ جناب سپیکر! ترقی کے عمل کو آگے بڑھانے اور لوگوں میں احساس تحفظ پیدا کرنے کیلئے امن عامہ کو بہتر بنانے بغیر ہم حکومت کی کسی ترجیح پر بھی عملدرآمد نہیں کر سکتے۔ صوبہ سرحد اپنی مخصوص روایت کی وجہ سے پاکستان بھر میں امن عامہ کے لحاظ سے اپنا ایک بہت بہتر مقام رکھتا تھا لیکن آج یہاں امن و امان کی جو صورتحال ہے، تو اس لحاظ سے ہم اسے ماضی کی ان روایات کے پیش نظر قابل فخر نہیں سمجھتے کیونکہ ہمارے امن عامہ کے اس نظام میں ایسے لوگ داخل ہو چکے ہیں جو عوام کے تحفظ اور ان کی محافظت کرنے کے بجائے کرائمز کو سپورٹ کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں جس کی وجہ سے حالیہ عرصے میں امن و امان کے شدید مسائل پیدا ہونے میں اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ گذشتہ ایک دو مہینوں میں پشاور اور اس کے قرب و جوار میں ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت Kidnapping کے پے در پے واقعات ہوئے ہیں جس نے صوبائی حکومت کو اور آنے والی حکومت کو ایک نئے چیلنج سے دوچار کر دیا ہے۔ امن عامہ کے مسائل حل کرنے کیلئے پولیس کے نظام میں تبدیلی لائی جائے گی اور بد عنوان پولیس اہلکاروں کی سرپرستی میں چلنے والے جرائم کے اڈوں کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے پولیس اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی بھی کی جائے گی۔ متعلقہ ضلع کا ایس پی اور متعلقہ تھانے کا ایس ایچ او اپنے علاقے میں چلنے والے منشیات، قمار بازی اور دیگر برائی کے اڈوں کی موجودگی کے براہ راست ذمہ دار ہوں گے۔ متعلقہ ایس ایچ او کی کارکردگی ایف آئی آر کی تعداد کم درج کرنے پر نہیں جانچی جائے گی بلکہ ان کی کارکردگی ایف آئی آر کے اندراج اور بعد میں اس پر کارروائی کے حوالے سے دیکھی جائے گی (تالیاں)

پولیس میں تفتیش کا شعبہ علیحدہ کیا جائے گا اور منظم جرائم جس ایس ایچ او کے علاقے سے Originate ہوں گے، اس علاقے کے ایس ایچ او اور پولیس کے ضلعی سربراہ کو قابل احتساب ٹھہرایا جائے گا۔ قبائلی علاقوں کے راستوں پر حفاظتی انتظامات کو بہتر بنایا جائے گا تاکہ اغواء اور کار چوری کی وارداتوں کا سدباب کیا جاسکے۔ مفروروں کی پشت پناہی کرنے والے افسروں اور سیاسی لیڈروں یا سیاست بازوں کا جن کا تعلق خواہ کسی بھی جماعت سے ہو، کے ساتھ کوئی رو رعایت نہیں کی جائے گی اور پولیس میں بھی سزا کے ساتھ جزا کے تصور کو رائج کیا جائے گا

(تالیں)

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم پولیس ملازمین کے مسائل سے بھی روگردانی نہیں کر سکتے کیونکہ ان کی رہائش، ان کی تنخواہیں اور اوقات کار اور دیگر مسائل سے روگردانی کرنا ناانصافی ہوگی اور میں اس ضمن میں انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی تجاویز جلد سے جلد کابینہ کے سامنے پیش کریں تاکہ ہم جہاں ان کا احتساب کرنا چاہتے ہیں تو وہاں ہم انہیں کچھ دے بھی سکیں۔ جرائم کی ریخ کنی میں خصوصی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے آفیسرز اور اہلکاروں کیلئے ترقی اور مالی امداد کے کیسز آئی جی پولیس ایک ہفتے کے اندر وزیر اعلیٰ کو بھیجنے کے پابند ہوں گے اور حکومت اس میں فراخ دلی کا مظاہرہ کرے گی۔ ماضی میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کی سطح کے ملازمین کی اچھی کارکردگی بڑے آفیسرز اپنے کھاتوں میں ڈال لیتے تھے جبکہ چھوٹے ملازمین کو محض چند سو روپے کے انعام پر ٹرزا دیا جاتا تھا لیکن اب ایسی غلط روایات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ ایف آئی آر درج نہ کرنے کے رجحان کی بھی حوصلہ شکنی کی جائے گی اور عوام سے درخواست کی جائے گی کہ وہ پولیس کی زیادتیوں اور بددیانتی کے

سلسلے میں اصل حقائق خفیہ خطوط کے ذریعے چیف منسٹر سیکرٹریٹ تک پہنچائیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں خود ذاتی طور پر ان خطوط کو کھولا کروں گا اور ان کی تمام خفیہ معلومات کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھوں گا

(تالیاں)

کیونکہ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ جہاں کہیں بھی عوام کسی بھی انفارمیشن کو آگے پہنچانے کیلئے جاتے ہیں تو وہ مجرموں کے براہ راست زیر عتاب آجاتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہمیں ٹریفک کے نظام کو بھی بہتر بنانا ہے۔ سڑکوں پر گاڑیوں میں اوور لوڈنگ، شاہراہوں پر گاڑیوں کی تیز رفتاری، ناجائز اڈے اور اسی طرح کے دوسرے مسائل نے ہمارے شہریوں کو مریض شہری بنا دیا ہے۔ اس ضمن میں ہمیں ہائی وے پر تیز رفتاری اور اوور لوڈنگ روکنے کیلئے ٹریفک پولیس کے بجائے نجی شعبے کی مدد سے جدید نظام رائج کرنا ہوگا۔ لائسنسنگ اتھارٹی، ٹریفک انجینئرنگ اور پولیس کی مشاورت سے اس جدید نظام کو نجی ہاتھوں کے ذریعے چلانے کیلئے ہم جلد ہی انہیں دعوت دیں گے جس سے صوبے میں نہ صرف عوام کو بدعنوانی سے روکنا ہوگا بلکہ انہیں ایک بہتر اور باوقار شہری ہونے کا احساس بھی ہوگا۔ جناب سپیکر! صوبہ سرحد میں جیلوں کی اصلاحات کو یقینی بنایا جائے گا اور محکمہ داخلہ کے حکام کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ محترمہ بیگم نسیم ولی خان صاحبہ کی سربراہی میں قائم جیلوں کی اصلاحات کیلئے کمیٹی کی سفارشات کا بیہیہ کے اجلاس میں پیش کریں

(تالیاں)

معمولی مقدمات میں قید افراد کو جیلوں سے رہا کرانے کیلئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے اور جیلوں میں بند عورتوں اور بچوں کے کیسوں پر بھی خصوصی توجہ دی جائے گی اور اس موقع پر میں تمام قیدیوں کی سزا میں دو ماہ کی رعایت کا اعلان کرتا ہوں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! تعلیم کا موجودہ ڈھانچہ بہت ہی ناپائیدار ہو چکا ہے اور اس کا انتظام چلانا مشکل سے مشکل تر ہو گیا ہے۔ ملک اور صوبے کے ہر فرد کو مقروض بنا کر عمارتیں تو تعمیر کر لی گئی ہیں لیکن وہ سب عمارتیں خالی پڑی ہیں۔ اساتذہ کی سیاست میں مداخلت بھی انتہائی افسوسناک ہے جس سے تعلیمی اداروں میں منفی رجحان پیدا ہو رہے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے تعلیمی ریکارڈ پر کڑی نظر رکھی جائے گی اور امتحانات کے نظام میں بھی تبدیلیاں کی جائیں گی۔ ماضی میں جاری رستے والے امتحانی سسٹروں کی فروخت اور پروجوں میں نمبر بڑھانے کے گھٹیا طریقے اب مزید برداشت نہیں کئے جائیں گے۔ اس ضمن میں تعلیمی نظام کو بہتر اور جدید خطوط پر استوار کرنے اور خاص طور سے امتحانات کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے ماہرین تعلیم، اراکین اسمبلی اور دیگر افراد پر مشتمل ایک ٹاسک فورس قائم کی جائے گی جو کم سے کم وقت میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی اور اس رپورٹ پر نہ صرف یہاں بحث کی جائے گی بلکہ اس پر عملدرآمد کو انشاء اللہ میں یقینی بھی بناؤں گا۔

ارہوں روپے کے اخراجات کے باوجود لوگوں کو ہسپتالوں میں دھکے اور مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ ڈاکٹروں کی سیاسی گروہ بندی نے ہسپتالوں کی حالت کو مزید خراب کر دیا ہے۔ ہمارے ہاسپٹلز 'Consultants اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی ذاتی پریکٹس کو فروغ دینے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ بے حسی کا دور دورہ ہے، ضلعی سطح پر کوئی بھی ہسپتال مریضوں کے رستے کے قابل نہیں ہے۔ مجھے یاد ہے کہ 1988 میں اسی ایوان میں ہم نے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی ایک سی ٹی سکین مشین کے ایک پرزہ کی خرابی پر پورا دن بحث کی تھی اور اس ایوان کی یہ تفتش رائے تھی کہ کم سے کم وقت میں سی ٹی سکین مشین کو قابل عمل بنایا جائے لیکن جب میں نے ابھی معلوم کیا تو مجھے پتہ چلا کہ وہ سی ٹی سکین

مشین آج بھی خراب ہے اور اسی حالت میں پڑی ہے۔ یہ کلتے افسوس کی بات ہے کہ آٹھ نو سال گزرنے کے باوجود ہسپتال میں ایک قیمتی مشین کو ٹھیک کرنے کی کوئی کوشش ہی نہیں کی گئی اور مجھے اس بات پر بڑا دکھ ہے کہ اگر ہم اپنے دنوں اور سالوں کو ایسے ہی ضائع کرتے رہے تو ہم کہاں جا کر ٹھہریں گے؟ جناب سپیکر! ہسپتالوں کی حالت بہتر بنانے کیلئے اصلاحات کی ضرورت ہے اور ان اصلاحات کو رائج کرنے کیلئے ہمیں میڈیکل پروفیشن سے تعلق رکھنے والے سماجی کارکنوں اور اس ایوان کے منتخب نمائندوں کی مشاورت سے ایک اور ٹاسک فورس تشکیل دینا ہوگی جو صحت کے نظام میں نئی Dynamics کو روشناس کرانے۔ اس ضمن میں نجی شعبے میں قائم ہسپتالوں اور نرسنگ ہومز کیلئے بھی ایک نئی پالیسی تشکیل دی جائے گی۔ ہم کوشش کریں گے کہ ایک ایسا نظام رائج کیا جائے جس سے نہ صرف اس صوبے کے مرکزی ہسپتالوں پر اوور لوڈنگ اور رش کم کرنے میں مدد ملے بلکہ جہاں پر Consultants کے پاس ریفرنس کے کیسز تب آئیں جب وہ Cases Basic Health Units اور ڈسپنسریوں کے ڈاکٹروں کی جانب سے ریفرنس کئے جائیں۔ بڑے ہسپتالوں میں مریضوں کے دباؤ کو کم کرنے کیلئے تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں طبی آلات، تربیت یافتہ عملہ اور ڈاکٹرز بھی مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ دیہی علاقوں میں ڈاکٹروں کی تعیناتی کو یقینی بنایا جائے گا۔ مریضوں کے لواحقین کو ہسپتالوں کے عملے پر اعتماد نہیں رہا جس کے باعث مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کی ہسپتال میں بھر مار رہتی ہے۔ اس ضمن میں ہسپتالوں کے اہلکاروں اور ڈاکٹروں کو مریضوں کی نلاح و بہبود کا ذمہ دار بنایا جائے گا اور اس ضمن میں پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن اور اسمبلی کے نو منتخب اراکین اس پر ایک پالیسی بنانے میں اپنی مشاورت دیں گے۔

جناب سپیکر! شہری ترقی کیلئے نجی شعبے کو پابند کیا جائے گا کہ وہ شہروں کی طویل المیاد منصوبہ بندی کریں اور اس سلسلے میں قانون سازی بھی کی جائے گی۔ کسی

باقاعدہ منصوبہ بندی کے بغیر شہروں میں بے ہنگم آبادی کا اضافہ وقت کے ساتھ ساتھ مسائل میں بھی اضافہ کا باعث بن رہا ہے۔ حکومتی ایجنسیاں اس بد نظامی اور بد انتظامی کو روکنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں۔ ہم شہروں میں توسیع کی باقاعدہ منصوبہ بندی کے بغیر مکانات کی تعمیر اور دیگر تعمیرات کو روکنے کیلئے بھی قانون سازی کریں گے۔ نئی بستیوں کی تعمیر سے پہلے وہاں سکولز، ڈسپنسریاں، ڈاکخانے اور کھیلوں کے میدانوں کیلئے جگہ اور فنڈز فراہم کرنے ہوں گے اور شہری ترقی کیلئے نجی شعبہ کی امداد حاصل کی جائے گی۔ صوبہ بھر کے اندر دیہی علاقوں میں کم از کم بنیادی سہولتوں کو ضرور پہنچایا جائے گا جو ایک باعزت معاشرے کیلئے لازم ہیں تاکہ ہم شہروں کی طرف بڑھتے ہوئے رجحان کو روک سکیں۔ سڑکوں اور شاہرات کے ساتھ قائم تجاوزات کو ختم کرنے کیلئے محکمہ شاہرات کو تین ماہ دیئے جا رہے ہیں۔ شاہراوں اور اندرون شہر نئی کمرشل عمارتوں کی تعمیر کو قانون کے مطابق بنانے کیلئے نئے قوانین وضع کیے جائیں گے۔ شہری اور بلدیاتی ادارے اپنے اپنے دائرہ کار کے اندر عوام کی مدد سے نکاسی آب اور دوسری شہری سہولتوں کو بہتر بنانے کیلئے انتظامات کریں گے اور اس ضمن میں ہر بڑے شہر میں اور کم از کم میونسپل کمیٹیوں کی حد تک Garbage Disposal Insanirators کے نظام کو بھی رائج کریں گے۔

جناب سپیکر! نوکر شاہی کو عوام کے ساتھ اپنا رویہ بدلنا ہوگا۔ ہر ضلع کا ڈپٹی کمشنر اپنے دفتر میں بیٹھ کر کام کرنے کی بجائے سڑکوں، گلیوں، بازاروں اور دیہات میں جا کر کاموں کی براہ راست نگرانی کیا کرے گا۔ تمام ڈپٹی کمشنر صوبائی حکومت کی منظوری سے اپنے دوروں کا ایسا پروگرام مرتب کریں گے جن میں عوام سے ملنے اور دوسرے دفتری امور نمٹانے کیلئے اوقات مخصوص ہوا کریں گے۔ اگر صوبے کے منتخب عوامی نمائندے، سیاسی رہنما، وزراء اور وزیر اعلیٰ عوام کی خدمت کیلئے ہر وقت دستیاب ہونگے تو

سرکاری اہلکاروں کو بھی گالف کورس اور کلبوں کی بجائے ہم وقت عوام کی خدمت کیلئے موجود رہنا ہوگا۔
(تالیاں)

سرکاری خزانہ کی مراعات اور دیگر فوائد پر نہ تو سیاسی قیادت اور نہ ہی سرکاری اہلکاروں کا حق ہوگا۔ پانچ نومبر کے بعد اب تک ہونے والے تمام فیصلے کابینہ کے اجلاس میں از سر نو پیش کئے جائیں گے۔ گزشتہ پانچ سال کے دوران سرکاری اداروں میں ہونے والی بدعنوانیوں اور کرپشن کی تحقیقات کی وہ رپورٹیں دوبارہ سامنے لائی جائیں گی جن پر اب تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو مزید فعال بنایا جائیگا اور ماضی کی حکومتوں کے غلط اقدامات کو تحفظ نہیں دیا جائے گا۔

(تالیاں)

صوبے میں ملازمتوں اور تقریروں کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ ڈاکٹروں کے سوا تمام کٹریٹ ملازمین فوری طور پر علیحدہ کئے جاتے ہیں اور آج کے بعد جو بھی کٹریٹ ملازم اپنے دفتر میں کام کرے گا تو اس کی ذمہ داری اس نکلے کے سربراہ اور چیف سیکرٹری پر عائد ہوگی۔
(تالیاں)

ڈاکٹرز کیلئے ہم صوبائی پبلک سروس کمیشن کو ہدایت کریں گے کہ وہ ان کی تقریروں کو قانون کے مطابق Regularise کرنے کیلئے یا ان کی بہتر سلیکشن کیلئے کم سے کم وقت میں ان معاملات کو طے کرے۔ اینٹی کرپشن کے قوانین میں چیف سیکرٹری اور دیگر آفیسرز کے پاس موجود صوابدیدی اختیارات ختم کئے جائیں گے اور مرکز سے بھی اس بارے میں رجوع کیا جائے گا تاکہ صوبے میں کام کرنے والے وفاقی حکومت کے All Pakistan Unified Group کے ملازمین کے بارے میں کسی بھی فیصلے کیلئے اسپیشلسٹ ڈویژن سے رابطہ کرنے کی بجائے اس صوبے کو ان کے بارے میں فیصلے کرنے کا اختیار حاصل ہو۔
(تالیاں)

صوبے میں ٹیکسوں کی وصولی کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا اور تمام صوبائی محاصل کو Consolidate کر کے ان کی وصولی کیلئے ایک بہتر نظام رائج کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ صوبائی خزانہ پر بوجھ بنے ہوئے ان محکموں کو ختم کر دیا جائے گا جن کی بدلتے ہوئے حالات میں اب کوئی ضرورت نہیں رہی۔ سرکاری محکموں کو بھی Consolidate کریں گے۔ عوام میں اس رویہ کو تبدیل کرنا ہوگا کہ حکومت ایسی گائے ہے جو صرف دودھ دیتی ہے بلکہ ہمیں اب یہ احساس بھی کرنا ہوگا کہ اس گائے کیلئے چارہ کا بھی بندوبست کرنا ہے۔ (تالیاں)

ٹیکسوں کی وصولی میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ ایک ایسے نظام میں تبدیل ہو گیا ہے جو اب عوامی سطح پر سب سے ظالمانہ نظام کی علامت بن چکا ہے۔ اس شعبہ میں پرائیویٹ سیکٹر کی مدد سے Digitized Revenue Record System قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ ہر مالک جائیداد کے پاس اس کی ملکیت کی پاس بک ہو جس میں کسی تبدیلی کیلئے بھی وہ اس جدید نظام کو کام میں لاسکے اور اس سلسلے میں ایک پائلٹ پراجیکٹ کا آغاز ضلع کی سطح پر، تحصیل کی سطح پر یا ایک سے زائد تحصیلوں کی سطح پر جلد ہی شروع کر دیا جائے گا۔ صوبے میں معدنیات اور قدرتی وسائل کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے مگر قیمتی سے متعلقہ ادارے کے ظالمانہ اور لالچی طریقہ کار اور چند اشخاص کی اجارہ داری کی وجہ سے ایسی صورتحال بن گئی ہے کہ جس کی وجہ سے معدنی ترقی کیلئے کام کرنے والے پروفیشنل لوگوں کا داخلہ بند ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں بھی ہم اس ایوان کی قائم شدہ ٹاسک فورس کے ذریعے نئے نظام کو رائج کرنے کی کوشش کریں گے۔ گزشتہ چند سالوں میں سیاسی دباؤ کی بنیاد پر نئے ضلعے اور کمشٹریاں قائم کی گئی ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ Ultimately اس صوبے کے عوام کے وسائل پر ایک ایسا بوجھ بن چکے ہیں جو چند لوگوں کو تو خوش کر سکتے ہیں لیکن عوامی مسائل کے حل

کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے لہذا اس ضمن میں بھی ہم دوبارہ غور کریں گے اور اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم کسی مرکزیت کے قائل ہیں بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ نئے ضلعے اور کمشنریاں اس وقت قائم کی جائیں جب واقعی ان کی اشد ضرورت ہو لیکن ہم یہ کوشش کریں گے کہ تحصیل اور ضلع کی سطح پر عوام کے مسائل حل کریں تاکہ چند اشخاص کی بجائے عوام کو براہ راست فائدہ پہنچا سکیں۔

(تائیاں)

قومی تعمیر کے محکموں، سی اینڈ ڈبلیو، فزیکل پلاننگ اینڈ ہاؤسنگ اور لوکل گورنمنٹ کی سالانہ کارکردگی جانچنے کیلئے Physical targets مقرر کئے جائیں گے اور اگر یہ ادارے اور ان کے آفیسرز اپنے Physical targets مقررہ وقت میں حاصل نہ کر سکے تو متعلقہ آفیسرز سے نہ صرف سخت باز پرس کی جائے گی بلکہ ان کے خلاف محکمہ کارروائی بھی کی جائے گی۔ ان اداروں کی مجموعی کارکردگی جانچنے کیلئے ہم ان کو مالی سال 1997-98 کے اختتام تک کا وقت دیں گے۔ یہ ادارے اس سارے عرصے میں نہ صرف اپنی Quality of work کو Improve کریں گے بلکہ اپنی Quantity of work کو بھی Improve کریں گے۔ متعلقہ سیکرٹریز، چیف سیکرٹری اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کے ساتھ ملکر اپنے معاملات درست اور معیاری حالت میں چلانے کیلئے فوری طور سے تجاویز مرتب کریں اور اگر ان اداروں کے معاملات مالی سال 1997-98 کے اختتام تک حکومت کے جاری کردہ اصول اور ضوابط کے مطابق درست اور معیاری حالت میں نہ ہونے تو مالی سال 1997-98 کے اختتام تک ان اداروں کو ختم کر کے نجی شعبہ کو قومی تعمیر میں شامل کیا جائے گا جس کیلئے جنوری 1998 سے ہائی کورٹ کے ایک معزز جج کی نگرانی میں ایک خصوصی جائزہ کمیٹی اپنا کام شروع کر دے گی۔ سرکاری آفیسرز کے صوابدیدی اختیارات ختم کر دیئے گئے ہیں اور آئندہ تمام فیصلے صرف میرٹ پر ہوں گے۔ اگلے تین ماہ کے اندر تمام زیر التواء امور Arbitration, Contract Cell, Obligations اور دیگر

Pending affairs کو انصاف کی بنیادوں پر کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اگر تین ماہ کے اندر یہ طویل عرصہ سے زیر التوا امور طے نہ کئے گئے تو پھر میں متاثرہ افراد کو یہ دعوت دوں گا کہ وہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے رجوع کریں اور میں ذاتی طور پر اس بات کا اہتمام کروں گا کہ ان کے مسائل حل کرنے کیلئے میں خود ان کی نگرانی کروں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم آئندہ کیلئے بھی ایک ایسا نظام رائج کرنے کی کوشش کریں گے کہ جس سے سرکاری دفاتر میں زیر التوا امور کو حل کرنے کیلئے مختصر ترین وقت کا تعین کیا جاسکے جو تیس دن بھی ہو سکتے ہیں اور ساٹھ دن بھی ہو سکتے ہیں یا پھر میں اس معزز ہاؤس کے معزز اراکین کو دعوت دوں گا کہ وہ اس بارے میں ہماری راہنمائی کریں۔ ہم عوام کو اس عذاب سے بچانا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے تصفیہ طلب امور حل کرنے کیلئے سرکاری دفاتر میں ساہا سال دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ ہم اس سسٹم میں ایسے Professionalism کو رائج کرنے کی کوشش کریں گے کہ ہر فائل ایک دفتر سے دوسرے دفتر تک جانے میں ایک مخصوص وقت یا ایک مخصوص دن سے زیادہ کا وقت نہ لے سکے۔ صوبے کے تمام ڈپٹی کمشنرز اپنے ذرائع سے قائم کئے گئے خصوصی فنڈز کو صوبائی خزانے میں فوراً منتقل کر دیں اور اگر وہ اس طرح کے فنڈز قائم کرنے کی ضرورت محسوس کریں تو اپنی تجاویز سیکرٹری خزانہ کو بھیج دیا کریں جن کو صوبائی بجٹ کے دوران صوبائی محاصل کیلئے زیر غور لایا جائے گا۔ جناب سپیکر! تمام سرکاری گاڑیوں پر سبز رنگ کی پلٹیش لگائی جائیں گی اور ہر سرکاری آفیسر کیلئے اپنی Entitlement سے زیادہ گاڑیاں رکھنا سزاواری کے قابل ہو گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! یہ ایک ایسی برائی ہے کہ جسے ختم کرنے کیلئے ماضی میں اولاً تو کوشش ہی نہیں کی گئی اور کوشش نہ کرنے کی وجہ سے آج یہ صوبائی خزانے پر ایک ایسا بوجھ بن چکی ہے کہ اگرچہ ہم نے چند لوگوں کو تو مراعات یافتہ طبقے میں شامل کر دیا ہے

لیکن عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ میں عوام کو اس برائی کے خلاف جہاد میں شریک کرنا چاہتا ہوں اور میں اپنے عوام سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ سڑکوں اور بازاروں میں گھومتی ہوئی سرکاری گاڑیوں کے غیر سرکاری کاموں میں استعمال کے بارے میں حکومت کو اطلاع دیں اور اس برائی کے خلاف جہاد میں شریک ہو جائیں۔ بدعنوانی کی نشاندہی کرنے والے شہریوں، اخبارات اور صحافی حضرات کو ثبوت کے ساتھ بہتر معلومات سامنے لانے پر خصوصی انعامات دیئے جائیں گے۔

(تالیاں)

گزشتہ تین سالوں میں جو تقریریں میرٹ سے ہٹ کر کی گئی ہیں ان کا ریکارڈ کابینہ میں پیش کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے اور اسی طرح تمام حکموں میں گزشتہ دور حکومت میں سرکاری جائیداد کی جو ناجائز الاٹمنٹ کی گئی ہے، اس کا ریکارڈ بھی کابینہ میں پیش کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ میں عوام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان جائیدادوں کی خرید و فروخت میں اپنی دلچسپی روک لیں۔ ہم وفاقی حکومت کے منصوبوں میں بھی صوبہ سرحد کو اس کا حق دلوائیں گے اور ماضی کے حکمرانوں کے انتقام کی آگ میں ضائع ہونے والے پشاور، اسلام آباد موٹر وے کے منصوبے کو بھی جلد سے جلد بحال کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(تالیاں)

حسن ابدال اور نوشہرہ کے درمیان جی ٹی روڈ کے Dual carriage کو جلد از جلد مکمل کرنے کیلئے بھی وفاق سے رابطہ قائم کیا جائے گا۔ انڈس ہائی وے کی تعمیر میں ہونے والی تاخیر کو ختم کرنے، اس کی جلد تکمیل اور اس کا ہدف مقرر کرنے کیلئے بھی وفاق حکومت سے رجوع کیا جائے گا۔

(تالیاں)

کوئٹہ سڑنگ کی تعمیر کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ شاہراہ قراقرم، باڑیاں - ایبٹ آباد روڈ اور اسی طرح کی دوسری درگئی کالام روڈ، مانسرہ کلغان روڈ اور سوارکھی، بونی

روڈ کو بھی جلد تعمیر کیا جائے گی۔ (تالیاں)

صوبہ سرحد میں صنعتوں کی بندش اور روزگار کے ذرائع کم ہونے کی وجہ سے بے روزگاری ایک خوفناک حد تک بڑھ رہی ہے اور اس مسئلہ پر قابو پانے کیلئے سنجیدگی سے کوششیں کی جائیں گی۔ مرکزی حکومت اور ماہرین کے مشوروں سے ایسے صنعتی زوتے بنائے جائیں گے جو اس صوبے کے سمندر سے دوری کے باوجود کامیابی سے چل سکیں۔ اس سلسلے میں ہم اس امر کا بھی جائزہ لیں گے کہ سمکنگ کی وجہ سے صوبے کی صنعتوں کو جو نقصان پہنچ رہا ہے اس کا بھی کسی طرح تدارک کیا جائے۔ بڑے بڑے اداروں کے ساتھ مل کر صوبے میں کاٹچ انڈسٹریز کو فروغ دیا جائے گا اور بند صنعتوں کو کھولنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی اور اس ضمن میں صوبائی حکومت اپنے بجٹ سے ایک Revolving Fund قائم کرنے پر بھی غور کرے گی۔ (تالیاں)

صنعتی ترقی کیلئے بینک آف خیر اور اسی طرح کے دوسرے اداروں سے تعاون کرنے کی درخواست کی جائے گی۔ جناب سپیکر! صوبہ سرحد کراچی کے بعد پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی اور صنعتی مرکز بننے کا اہل ہے کیونکہ تازہ ترین اعتبار سے یہ ایک ایسی Geographical location میں واقع ہے جو درہ خیبر کے ذریعے سے کھلتا ہے اور ہم ایک ایسی دنیا میں داخل ہوتے ہیں جہاں ایک بہت بڑی منڈی پاکستان کی Quality Products اور دوسری ٹریڈز کا انتظار کر رہی ہے گو کہ اس وقت افغانستان اور اس کے قرب و جوار کے حالات اتنے خوش آئند نظر نہیں آتے لیکن ہمیں اس وقت کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے جب افغانستان اور Central Asian Countries کو پشاور اور اس کے قرب و جوار کے ذریعے ایک ایسے صنعتی اور تجارتی مرکز میں تبدیل کیا جائے کہ جہاں ہم اپنے صوبے کے عوام کی خوشحالی کیلئے محنت کر سکیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! صوبہ سرحد کو خدانے عظیم نے اپنی بے پناہ رعنائیوں سے نوازا

ہے لیکن ہم نے سیاحت کے فروغ کیلئے کوئی منظم اور جامع منصوبہ بندی نہیں کی ہے۔ اس ضمن میں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت نجی شعبہ کی مدد سے صوبہ بھر میں سیاحت کے فروغ کیلئے ایسے اقدامات کرے گی کہ جس سے یہاں ایک Friendly ماحول قائم کیا جاسکے اور تمام پاکستان سے سیاحت کا فروغ اندرون اور بیرون ملک یہاں بن سکے۔ (تالیاں)

جناب سیکرٹری! آج Private Investment کے بغیر نہ تو دنیا کا کوئی ملک صنعتی ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے عوام کو بے روزگاری کے اس خوفناک طوفان سے نجات دلا سکتا ہے۔ اس ضمن میں بھی مرکزی حکومت کی مشاورت اور یہاں کے ماہرین کی مدد اور مشوروں کے ساتھ ہم ایک ایسا Investment friendly climate قائم کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ دوسرے صوبوں اور بیرون ملک سے لوگوں کو یہاں آ کر تجارتی بنیادوں پر صنعتیں قائم کرنے میں مدد مل سکے۔ اس ضمن میں سپیشل ڈیولپمنٹ زونز تو شاید مرکزی حکومت یا کسی معاہدے کی وجہ سے نہیں ہو سکتے، تاہم اگر ممکن ہو سکا تو ہم ایکسپورٹ پروسسنگ زونز قائم کریں گے۔ جناب سیکرٹری! موجودہ حکومت صنعتی کارکنوں کی فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دے گی اور ورکرز ویلفیئر فنڈز کو سماجی بہبود کے شعبوں میں استعمال کیا جاسکے گا۔ ورکرز ویلفیئر فنڈز سے صوبہ کے ہر ڈویژن میں ٹریڈ کمیٹی اور سیکرٹریٹ کے ٹریننگ سٹرز بنانے جائیں گے جہاں صرف کارکنوں کے بچوں کو مختلف شعبوں میں پیشہ ورانہ تربیت دی جاسکے گی۔ ان سٹروں میں داخل ہونے والوں کو رہائش کی سہولتیں بھی دی جائیں گی۔ یہ ایک ایسا اقدام ہوگا جس سے ہم Un-skilled labour کو Skilled labour میں تبدیل کر سکیں گے۔ جناب سیکرٹری! پن بجلی اس صوبے کا بہت بڑا سرمایہ ہے جو قدرت نے ہمیں نوازا ہے اور ہم ماضی میں بھی بے پناہ کوششوں کے باوجود قدرت کی اس نعمت کو بہتر طور سے استعمال نہیں کر سکے ہیں۔

ایسی رپورٹس موجود ہیں کہ صوبہ بھر کی پن بجلی کی صلاحیتوں کو پاکستان کی ضرورت سے زیادہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں ہم اپنے شیڈو اور پرائیویٹ پاور سیکٹرز کے جو پروگرامز ہیں ان میں انشاء اللہ جدید بنیادوں پر جلد کام شروع کریں گے۔

معزز سپیکر و معزز اراکین اسمبلی! ہمیں آج ایک بہت بڑے چیلنج کا سامنا ہے اور اگر ہم اس صورتحال سے قوم کو نہ نکال سکے تو یہ بہت افسوسناک ہوگا۔ ہمیں باہمی اتفاق رائے کے ساتھ ان مسائل کو حل کرنا ہوگا۔ اکثریت کے باوجود ہمیں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا تعاون بھی حاصل کرنا ہوگا۔ عوام نے ہمیں بہت بھاری مینڈیٹ دیا ہے اور وقت کا تقاضا بھی ہے کہ ہم عوام کی امیدوں پر پورا اتریں۔ ہماری کابینہ کے وزراء کسی خاص حلقے یا پارٹی کے نہیں بلکہ صوبہ سرحد کے تمام عوام کے خدام کے طور پر کام کریں گے۔ ہم اپنی بھرپور کوشش کریں گے کہ عوام کے مسائل نجلی سطح پر حل ہوں اور اراکین اسمبلی کی فائلوں میں درخواستوں کے ڈھیر نہ لگیں۔ اگر ہم اپنے ایجنڈے پر عملدرآمد نہ کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف میری ہی نہیں بلکہ اس پورے ایوان کی ناکامی ہوگی۔ ہم حتی الامکان کوشش کریں گے کہ پیچھے مڑ کر دیکھنے کی بجائے اپنے آنے والے کل کو درست کریں۔ میری حکومت کی یہ اہم ذمہ داری ہوگی کہ وہ اراکین اسمبلی کے مقام کو اس سطح تک بلند کرے کہ کابینہ اور معزز اراکین کے درمیان فرق ختم ہو جائے اور معزز اراکین حکومتی پالیسی بنانے اور اس پر عملدرآمد کرنے میں براہ راست شریک ہوں۔ میں نے اپنی تقریر میں جن خامیوں کی نشاندہی کی ہے اس کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہمیں اچھائی کہیں نظر نہیں آتی لیکن 3 فروری کے انتخابات ان تمام مسائل کے خلاف ایک خاموش انقلاب تھے۔ میں اس بھاری ہتھوڑے کو چھوڑ دینے کی بجائے اسے اپنے کندھے پر اٹھانے رکھنے کا عزم رکھتا ہوں لیکن اس بوجھ کو اٹھانے میں مجھے آپ کے ہاتھوں کی بھی ضرورت ہے۔ ان خرابیوں کو دور کرنے کیلئے

کسی نہ کسی نے تو آغاز کرنا ہے اور ہم کسی اور کے آنے کا انتظار کئے بغیر کیوں نہ اس ذمہ داری کو خود اٹھالیں؟ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ ایجنڈا نہ تو ناقابل عمل ہے اور نہ ہی کوئی ایسا خواب جو شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے بلکہ ہم پوری حکمت عملی کے ساتھ اس پر مرحلہ وار عمل کرائیں گے۔ ہم نے اپنے کام کا آغاز کر دیا ہے اور ہم عوام سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ صوبے کے وقار میں اضافے اور اس کی تعمیر و ترقی میں ہمارے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنی، مجھے احساس ہے کہ میری یہ سٹیٹمنٹ کافی طویل ہو گئی ہے اور میرے معزز اراکین اس بارے میں شاید کوئی بہت حیران کن باتیں سُننا چاہتے ہوں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ان باتوں کو آپ کے سامنے لانا تھا کہ جو آج ہمارے مسائل ہیں، ان سے ہمارے عوام کو براہ راست ہر روز واسطہ پڑتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں ایک ایسے پروفیشنل ازم میں داخل ہونا ہے، ایک ایسے دور میں داخل ہونا ہے جہاں ہماری ٹیم کو عکرائی نہیں کرنی بلکہ وہ پروفیشنل ٹیم کے طور پر، ایک ٹیم مینجمنٹ کے طور پر اپنے آپ کو پیش کریں گے۔ میں اپنے معزز اراکین کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میرا تعاون ان کے ساتھ ہمیشہ رہے گا لیکن میں ایک فرد کے طور پر کام نہیں کرنا چاہتا بلکہ مجھے آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہوگی اور خاص طور سے میں محترم بیگم نسیم ولی خان صاحبہ اور اپنے محترم بھائی، پیر صابر شاہ صاحب جو پاکستان لیگ اور عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما ہیں، سے درخواست کروں گا کہ وہ آگے بڑھکر عوام کے مسائل حل کرنے میں ہماری مدد کریں اور حکومت کو روزمرہ کے کاموں میں اپنی مشاورت سے نوازیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بار پھر اپنے خدانے بزرگ و برتر کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھ پر اپنا فضل کیا اور میں اپنے معزز اراکین کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں

نے بھاری اکثریت کے ساتھ مجھے اپنے اعتماد سے نوازا ہے۔ میں انشاء اللہ ان کے اعتماد پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ و ما علینا الا بلایح۔

(تائلیاں)

بیگم نسیم ولی خان، (پشتو) محترم سپیکر صاحب! ستاسو پہ اجازت، نن پہ دے ہاؤس کنے مونہ دومرہ جامع تقریر واوریدو چہ پہ ہغے باندے خبرہ کول، ربنیتیا خبرہ دہ چہ پیر گران کار دے۔ خہ دے لہ نہ یمہ ولاہہ چہ خہ تقریر اوکرم، خہ دے لہ ولاہہ یمہ چہ خہ سردار صاحب لہ مبارکبادی ورکرمہ چہ پہ کومہ طریقہ باندے نن ہغہ د ہاؤس نہ د اعتماد ووت و اغستو او پہ غومرہ اکثریت ملگرو پہ ہغہ باندے اعتماد اوکرو۔ دلته شاتہ ورتہ چا او وینیل چہ سردار صاحب ستا پہ خپل خان اعتماد نشتہ چہ تہ ناست نے۔ ما ورتہ جواب کنے او وینیلے چہ نہ، پیرہ خود اعتمادی بنہ نہ دہ۔ پکار دا دی چہ مونہ پرے اعتماد اوکرو او خمونہ پہ اعتماد دے پاسی او خمونہ پہ اعتماد اودریری۔ لہذا د بتولو نہ اول خہ د خپل طرف نہ، د خپلے پارتنی د طرف نہ پہ ہغہ مکمل اعتماد او یقین دھانی ورلہ ورکوم (تائلیاں) چہ دا غومرہ خبرے نن اوشوے، دا بتولے د وخت ضرورت دے۔ دا بتول د دے ملک د حالاتو د بنہ کولو تقاضے دی، او دے کنے داسے ہیخ نوے خبرے نشتہ چہ مونہ پکبن اوکریلے یا پہ دے کنے مونہ یو اضافہ اوکرو، چہ مونہ دے تہ دا او وایو چہ نوے شے دے، دا خو ہغہ حالات او واقعات دی چہ خمونہ پہ مخکبے پراتہ دی او کہ روند پہ تاپوررو پہ ہسا گرخی نوہم دا داسے مسائل دی چہ دا د ہغہ پہ لار کنے خند دی، رائے اوزی پرے۔ خہ پہ دے ضمن کنے بہ صرف یو دوہ خبرے کول غوارم۔ د صوبائی مسائل پہ صورت کنے پہ طریقہ کنے چہ

څنگه څومره په تفصيل باندې جاتزه دوى اغسته ده او څومره په تفصيل باندې دوى خبرې كړي دي، دا ټوله خبرې چې ده دا د قام هم په مخكښې دي، څومونې هم په مخكښې دي او دا حل طلبې مسئلې دي. يوه خبره چې څه ستاسو په وساطت او د دې هافس په وساطت -----

جناب سپيڅلې؛ مهرباني او كړنې جى Disturbance مه كوئى.

بيگم نسيم ولى خان؛ خپل چيف منسټر صاحب توجه هغه طرف ته راگرځول غواړم، هغه دا ده چې څومونې دا صوبه تاسو ته معلومه ده او ټولو خلقو ته معلومه ده، د څكلو د اوبو په مسئله كښې ډيره روستو پاتې ده. ډير داسې ځايونه دي چې هغه ځانې كښې د لسو لسو ميلو نه خلق په سرونو اوبه راوړي نو كه په خپلو ترجيحاتو كښې د اوبو د څكلو، مسئله واچوو نو څما خيال دې چې دا به يوه ډيره لويه څومونې د پاليسو كاميټې وى (٣١١١)

چې مونږه هغه خپلو خلقو ته صرف ستهره د څكلو اوبه ور اورسولې شو. يو بله خبره چې څه دلته د صوبې د مسائلو په هقله كول غواړم، پيښور ښار نن د دنيا د ټولو Polluted ښارونو نه زيات Polluted ښار دى. په دې ضمن كښې څومونې په پاليسى كښې څه نشاندې نه ده شوه چې د دې Pollution د كمولو د پاره مونږ څه اقدامات كوو او دا څه طريقه كيدې شي؟ دا خو نه ده چې گټې د پيښور ښار دومره لوه ښار دې يا په دې ښار كښې دومره ډير زيات كادې دي چې په بل ښار كښې نشته. دا خو هيو د منلو خبره نه ده. د دې څه طريقه او د دې څه سدباب چې دې، دا ډير ضرورى او د اهميت حامل دى. يو بله خبره چې څه دلته كول غواړم، هغه دا ده چې مونږ سره د افغانستان بارډر د صوبې او د مركز ترلې خبره ده. مونږ سره د افغانستان بارډر دې او د دې

باردر پہ وجہ باندے خمونر پہ صوبے یو ڊیر لوے پریشر دے۔ یوازے دا نہ چہ
 د آبادی پہ لحاظ پہ مونرہ پریشر پروت دے۔ د دے خانے پہ خلقو چہ دا کوم
 دلته راغلی دی، مہاجرین دی ہفہ نخے یادوم، ہفہ خو یو پریشر دے، ہفہ
 پریشر دے صوبے قبول کرے دے حالانکہ خمونر بتولے تعمیری ادارے د ہفہ نہ
 تہس نہس پرتے دی۔ ولے یوہ بلہ مسئلہ چہ مونرہ تہ پینہ دہ چہ پہ افغانستان
 کنس حالات دومرہ ابتر دی چہ ہلتہ خوراکی مواد نشتہ، ہلتہ اوپرہ رسول،
 ہلتہ چینی رسول، ہلتہ تیل رسول، دا بتول خمونر پہ دے لارہ کیری او دا
 مرکز ورکوی۔ نو خہ بہ دا خواست کوم سردار صاحب تہ چہ ہفوی د خپلو
 پالیسو کنس دا پالیسی ہم اولیکی چہ مرکز کوم امداد افغانستان سرہ کول
 غواری، یو خود د ہفہ نہ د خلقو لاس اوکاگی۔ دا کومہ طریقہ چہ مونرہ درے
 خلورکالہ پہ دے خپلہ صوبہ کنس اولیدلہ چہ دا خلق پکنس Millionaire بلکہ
 Billionaire شو د پرمیتونو پہ سلسلہ کنس۔ دا د پرمٹ سسٹم دے خما د صوبے
 نہ لرے کری او خما د صوبے نہ دا کرپشن لرے کری۔ کوم مال چہ ورکوی،
 ترسیل د نیغ پہ نیغہ جلال آباد تا کوی یا طورخم تہ کوی۔ ہر خہ چہ ورسرہ
 کوی، دا یو خرابے دے خمونر، دا خما د صوبے پہ مسائلوں کنس یوہ مسئلہ دہ
 چہ دا مسئلہ رالہ حل کری۔ خہ د مرکز پہ حوالہ باندے دوہ، درے خبرے کول
 غوارم، خنے خبرے خو داسے دی چہ ہفہ بہ مونرہ د وخت انتظار کوو،
 اقتصادی حالات د پاکستان تاسو تہ بتول معلوم دی چہ نن اقتصاد بالکل تل تہ
 رسیدلے دے۔ اقتصادی حالات بہ را پور تہ کول غواری او پہ خپلو پخنبو بہ
 نے اودرول غواری۔ خنکہ چہ خمونر پرائم منسٹر، نواز شریف صاحب
 ونیلے دی چہ خہ تاپورے غورزوم او کاسہ ماتوم، دا تہیک خبرہ دہ، ہفہ بہ

واخلہ 1996-97 پورے خمونڑ پنخلس زرہ ملیئنه روپنی مرکز ته پورے دی۔ دا روپنی چه خمونڑ پورے دی نو مونڑ سرہ دومره مہربانی اوکری چه دا کوم پہ مونڑ باندے دستیت بینک سود ختلے دے، کم از کم دا خودے رائه د سر نہ کوز کری، دا پیسے چه مو اغستے دی، چه فوری طور رالہ دا پیسے خمونڑہ ورکری او مونڑہ د دے سود د دے طوق نہ خلاص کری چه پہ مونڑ باندے دا پیسے کہ-----

جناب فرید خان ٹوانا، پوانتہ آف آرڈر۔ خمونڑ محترے بی بی د شپڑ نیم سوہ کرو رو ذکر اوکرو، د شپڑ نیم سوہ اربہ روپنی دی غالباً۔

بیگم نسیم ول خان، ارب دی؟ سوری، کروڑہ دی، شپڑ نیم سوہ ما اوئیل، ما شپڑ نیم نہ دی وئیلی، شپڑ نیم سوہ کروڑہ روپنی دی او شپڑ نیم اربہ روپنی دی۔ نا یوہ خبرہ چه دہ، دا بہ پہ فوری طور باندے مرکزی حکومت سرہ کول غواری او ہفے سرہ سرہ بہ ورتہ دا ہم وئیل غواری چه خمونڑہ کومہ حصہ جوڑیڑی، خمونڑ کومے پیسے دی ہفہ د پہ ہفہ طریقہ باندے مونڑہ لہ راکری چه مونڑ دا خپل روزمرہ کارونہ یعنی د دومرہ اندازے پورے، مونڑ خو بے خبرہ خلق یو، خبریڑونہ، د لارے کوٹھے نہ خبریڑو، تقریر کوڑ، جلسے کوڑ، جلوسونہ کوڑ، د خنو خلقو نہ دا خبرے مونڑ تہ راریسی چه صوبہ دے حدہ پورے دہ، چه نن د سرکاری ملازمینو تنخواہ مونڑ سرہ نشتہ۔ خوب خو مونڑ دیر خائستہ پیش کرو، دومرہ بیکلے خوب مو اولیدو چه پیرماہب جنت راتہ بنوڑ، وئیل نے چه پُل صراط دے، لاندے دوزخ دے او مخامخ جنت دے، مونڑ خو جنت اولیدو، د دے یوے گھنتے پہ تقریر کنن دے جنت تہ د رسیدو لار، دے جنت تہ د رسیدو لار پکار دہ،

ہفتے لہ عملی کارروائی پکار دہ، پہ ہفتہ ضمن کتب بہ خہ دوه ورے شان
 خبرے اوکرم، پیرہ اوربده خبرہ نہ کوم۔ لکہ شنگہ چہ دے خائے کتب پہ
 خپل تقریر کتب سردار صاحب پخپلہ دا خبرہ اوکریلہ، ما خان سرہ نوٹ کرے
 وہ، دوه درے خبرے ما نوٹ کرے وے چہ ہفتہ ہغوی اوکریلے۔ خمونر د
 صوبے د آمدن ذرائع دی او خمونر پہ صوبہ کتب د ذرائع وسائل یعنی حتی
 الامقدور چہ مونر کوشش اوکرو، دننہ وسائل مونر پیدا کولے شو۔ ولے پہ
 خنو خنو مسئلو کتب مونر د مرکز محتاج یو۔ مونرہ د ابو تقسیم کرے دے
 او دا واحدہ صوبہ دہ پہ دے ملک کتب چہ دے لہ خدائے تعالیٰ ہفتہ نعمت
 ورکریے دے چہ پہ تبول پاکستان کتب نشتہ، نن کہ ورتہ تاسو اوگورنی نو یوہ
 منبہ روانہ دہ، یو ریس روان دے پہ پاکستان کتب د جنریشن، د کامن، دا کہ
 مونر داسے اوکرو چہ مونر دے مرکزی حکومت سرہ کینو او ہغوی تہ پہ
 سادہ الفاظو کتب او وایو، چہ تہ د روپنی نہ پہ زیاتو پیسو بانڈے پہ یوہ نیمہ
 روپنی او دو نیمے روپنی یونٹ تھرمل جو رنی، نو راشہ خما دے صوبے تہ
 لبرہ توجہ اوکریے، دے تہ لبر اوگورہ، خدائے تعالیٰ وریلہ داسے داسے خانیونہ
 ورکریے دی چہ بس بند پکب اچوہ او بجلی ترے جو روہ یعنی خدائے ایجادی
 ہفتہ خمونر زریے درے منصوبے چہ کومے دی ہفتہ کلہ کلہ خمونر زریہ لہ دا
 خبرہ راخی چہ مونر مرکزی حکومت سرہ دا خبرہ راپور تہ کرو او بجلی
 ترے جو روو چہ د یونٹ د جو ریدو نہ مخکب پہ دے صوبہ کتب یو درے
 منصوبے د بجلی وے، ہفتہ ئے خمونر نہ واپدہ لہ ورکریے، چہ یونٹ مات
 شو، صوبہ واپس راغلہ، ہفتہ شے ہلتہ بانڈہ پاتہ شو۔ خہ پہ اسلام آباد کتب
 پاتے شول، اسلام آباد ہفتہ وخت کتب نہ وو خو پہ لاهور کتب رانہ پاتے شول۔

د هغه مطالبه خو لا روستو ده چه خه به نه کومه، خمنا جبن او خمنا درگنی او خمنا یو او بل، د هغه خو به روستو مطالبه کوم، خو که دا خبره ورسره مونږ اوکړه، دا خمونږ د SHYDO چه کوم پروگرام دے، دا د SHYDO پروگرام خو مونږ سره پروت دے خو د دے عملی کولو له پکار دا دی چه مرکز خمونږ سره اضافی یو کنک اوکړی، مونږ سره یو امداد اوکړی، ځکه چه دا مونږ په خپلو وسائلو نه شو کولے، د دے په پاکستان کښ جنریشن پیدا کول چه دے، د بجلی جنریشن چه دے دا د ټولو نه لویه مسئله ده۔ آبادی ورځ په ورځ زیاتیری او آبادنی سره سره د جنریشن تقاضے زیاتیری او د هغه ضروریات زیاتیری، د هغه د پاره پکار دا دی، دا خبره مونږ مرکز سره راپورته کوو چه مرکز مونږ سره یو وعده اوکړی چه هغه مونږ دے ته پریردی چه مونږه خلقو سره په پرائیویټ سیکټر کښ، په تیر خل حکومت کښ دا خبره مونږه راپورته کړے وه، سر ته او نه رسیده او مونږ مشکور یو په هغه وخت هم چه میا صاحب پرائم منسټر وو، مونږ له verbally هغوی اجازت راکړے وو چه که تاسو د چا سره معاهده کوئی، د بهر نه فرمز راځی او هغه تاسو سره خبره کوی، تاسو هغوی سره خبره کولے شنی خو دے خل له به کوشش دا کوو چه دا شے مونږ له هغه په قانوناً طریقہ راکړی چه مونږه نه د خپل جنریشن د پاره، بهر ملکونه تیار دی، ټینډرے تیارے دی، ډیر داسے خلق شته دے چه هغوی خواهشمند دی چه دلته د بجلی جوړه کړی۔ دا یوه خبره خه د سردار په وساطت باندے مرکز ته رسول غواړم۔ یوه بله خبره چه خمونږ دوه څیزه په دے صوبه کښ دی، هغه طرف ته هم سردار صاحب نشاندھی اوکړله، بجلی ته نه هم اوکړله او بل سیاحت دے۔ دا علاقہ، دا

منطقه خدانے پاک پہ داسے خانے کتب اچولی ده چه د سیاحت د پارہ د دے نہ بہترین خانے نشہ پہ پاکستان کتب، کشمیر وو، خو کشمیر باندے مونہ لا لکیا یو، کشمیر نہ بعد چه ورتہ گورنی نو دا خمونہ صوبہ چه ده، د سیاحت پہ لحاظ بہترین خانے دے، نو پکار دا دی چه پہ دغہ لائن کتب مرکز خمونہ سرہ کُمک اوکری۔ مَلَم جبہ، یو سکیم دلته پروت دے پہ سوات کتب، مَلَم جبہ خانے خاص سردار صاحب تہ بہ معلوم وی، پیرماہپ تہ ہم معلوم دے بتول، پہ ہغے کار تہپ پروت دے۔ ہلتہ یو پرل کانتیننٹیل ہوٹل روان شوے دے او ہغہ سکیم روان شوے دے، ہر خہ تہپ پراتہ دی، کہ دا منصوبے رالہ جوہے کری، دے Source generation لہ بہ کار کوؤ، دا بتول مسائل، بتول مشکلات، دا خہ چه نن مونہ کینودل، دا خہ چه نن مونہ کول غوارو، دا تر ہغے پورے مونہ نہ شو کولے چه لا تر غو پورے ورلہ مونہ Sources generate کرو او د Sources generation لہ مونہ سرہ پہ دے صوبہ کتب نورے خبرے، ہغہ Divisible Pool او خمونہ تیکسونہ او خمونہ تمباکو او خمونہ ایکسانز، ہغہ بہ ترے یو خوا تہ کرو، دا دوہ دیرے غتے منصوبے دی، چه پہ دے مسئلہ کتب خمونہ سرہ خبرہ اوشی نو خہ وایم چه دا بہ یوہ دیرہ زیاتہ مفیدہ لار مونہ جوہہ کرو۔ خہ دیرے خبرے کول نہ غوارم، دوہ درے نکتے م وی، ہغہ م کولے۔ یو خواست بہ کوم سردار صاحب تہ ستاسو پہ وساطت، مونہہ د احتساب پہ لہ کتب او د اخراجاتو د کمولو پہ لہ کتب بیوروکریسی تہ یقیناً ہدایات ہم اوکریل او تنبیہ مو ورتہ ہم ورکریلہ، خہ بہ ورتہ یو Request د خپل طرف نہ کومہ چه سردار صاحب تہ چیف منسٹر شوے، سبا لہ بہ یو کیسینٹ وی، دا چه کوم گز تا بیوروکریسی سے

راغستے دے، دا گز بہ خان پے او پہ خپلو وزیرانو پے را اخلے، سادگی بہ اختیار وے او سادگی بہ کوے، کہ سادگی مونږ او نہ کرو نو بیور وکریسی ته موخله نہ جور پیری او چه مونږہ او بیور وکریسی پہ شریکہ اوکرو نو قام ته بہ موخله جوړه شی نو کہ مونږہ پہ شریکہ یو کار اوکرو، دا دومره یو لوئے محل چه دلته جوړ دے او دے محل ته ته شفت شوے نو خدائے مه کره، ورک بہ شے رانه۔ بیا بہ د پکښی مونږ ممو نه، مونږ بہ درپسے کوټه په کوټه گرځو او مونږ بہ دے بیا ممو نه۔ په یو وړوکه کور کښی کینه چه مونږہ د هم موندے شو او قام د هم موندے شی او خلق د هم موندے شی او وزیرانو سره هم۔ هغه وزیر له کور ورکړه چه د چا کور نشته، چه کوم وزیر اخلے چه د هغه په پښور کښی کور نشته، ورله کور ورکړه او چه د کوم په پښور کښی کور دے، کور ورله مه ورکوه۔ او ته چه خلقو ته دا هدايات کوے چه هغوی د د سرکاری گادو استعمال نه کوی، دا به ورسره هم وائے چه خما وزیران به هم د گادو غلط استعمال نه کوی۔ یو وزیر سره به یو گادے وی، که خپل گادے وی، دیره به بهتره وی۔ میان صاحب وائی که د چا خپل گادے وی، هډو گادے هم ورله مه ورکونی، هغه خو مونږ دیر بنکته راکوز کړی یو خو که ته دا خواهش لرے چه خپل وزیر له د یو گادے ورکړے، دا داسے خبرے دی چه مونږہ به خان پخپله یو نمونه پیش کول غواړو، په خپل خان به خود احتسابی کوف، خپل خان به۔ وائی چه رسول اکرم صلی الله علیه وآله وسلم یو ورځے ناست وو، یو سرے ورله راغلو او یو ماشوم نے ورله راوستے وو او ورته نے اوونیل چه دا ماشوم ما راوستلے دے او تاسو ده ته دُعا اوکړنی، د ده بد عادت دا دے چه دے گُره خوری نو هغوی ورته اوونیل چه دے ته سبا له

راولہ، سبالہ نے پلارہغہ ماشوم بیا راوستو نو ہغوی ورتہ اوونیل چہ بچیہ
گُره خورل بنہ کارنہ دے او گُره مہ خورہ۔ ہغہ ورتہ اوونیل چہ اے رسولہ د
خدانے (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)، دا خبرہ خوتاسو پرون ہم کولے شوہ
دے ماشوم تہ، نو خہ تاسو اولیہلم او خہ د بیا نن راوستم، نو ہغوی ورتہ
اوفرمانیل چہ نامہ د دے د پارہ لیرلے وے چہ ما پرون پخپلہ گُره خورلے وہ
نوما بہ خنگہ عمل کرے وو، بچی تہ بہ مے خنگہ دا خبرہ کولہ؟ خپل ضمیر
بہ خما غہ وے؟ نو ہغہ کار چہ مونڑہ نے پخپلہ کوفہ ہغہ پکار دی مونڑہ نے پہ
خلقو باندے اوکرو او چہ مونڑہ نے اوکرو نو خلق بہ راتہ گوری پخپلہ بہ
نمونہ اخلی۔ چہ خنگہ حکومت وی، ہغسے بیور وکریسی وی او چہ خنگہ
حکومت او بیور وکریسی پہ شریکہ وی، ہغسے قوم وی۔ کہ وزیران کرپت
نہ وی او غلا نہ کوی نو خدانے شتہ چہ یو بیور وکریپت رانہ غلا او نہ کری
او کہ وزیران او بیور وکریسی غلا نہ کوی نو پہ قام کنبں، پہ بنکتہ درجہ کنبں
غلا ہدو کیدے نہ شی۔ دیرے خرابنی او دیرے خامنی خمونڑ پہ سسٹم کنبں
دی، ما چہ خنگہ ہغہ بلہ ورخ خبرہ کرے وہ، ہغے لہ بہ یو قانونی شکل
ورکول غواپی۔ د ہغے د پارہ بہ یو کار کول غواپی، ہغے لہ یو کمیٹی پکار
دہ چہ جوڑہ شی، ہغے تہ کار حوالہ شی چہ خمونڑ پہ قانون کنبں کوم کوم
خانے کنبں یو تیارہ دہ، پکنبں یو وتکے دے چہ د دے وتکی د لڑے کولو د پارہ
مونڑ قانون سازی اوکرو۔ خکے چہ سبالہ یو عمل کوفہ چہ د قانون او د آئین پہ
دائرہ کنبں نے دننہ کوفہ۔ دیر بنکلے تقریر سردار صاحب نن اوکرو۔ خہ دیرہ
مطمئنہ یم کہ دا ارادے وی او کہ دا جذبہ وی او پہ دے مونڑ روان شو نو ہیخ
لڑے نہ دہ چہ مونڑ بہ پہ راتلونکی دیر لڑ وخت کنبں قام تہ یو نمونہ پیش کرو

او د هغه نمونې مونږ به ټول کارونه اونه کړې شو، ډیره ممکنه ده چه دا ټوله
 منصوبې مونږ سر ته اونه رسولې شو، ډیره ممکنه ده چه دا ټول تعمیری
 کارونه مونږ اونه کړې شو، مونږ به کم از کم یو ابتداء اوکړو، ابتداء به د هغه
 ابتداء اوکړو چه کومه خمونږ انتباء ده، کوم خمونږ منزل دے او کوم خمونږ
 منزل مقصود دے۔ خه ډیره مشکوره یمه۔ چا یو چت راولیږه، یقیناً ما د اوبو
 خبره چه اوکړله په هغه کښن گومل زام راخی او جدید رود کوهی سسټم هم
 پکښن راخی او لفت سکیم هم پکښن راخی۔ خکه چه کله مونږ اوبه راوچتوږ
 او اوبه قام له ورکوف یا د اوبو دا، دے سلسله کښن دا یو خبره ډیره ښه شوه چه
 را یاده شوه، خمونږ د ډیره اسماعیل خان داسه دشته پرتے دی، د دے تلې
 هسے دشته پرتے دی که مونږ هغه له د اوبو انتظام اوکړې شو، خدائے شته
 چه د پاکستان دا نن چه مونږ خیرات غواړو او غنم او هر وخته غنم، غنم،
 غنم او غنم کوف چه دے ټول پاکستان ته مونږ غله ورکوف او د ټول پاکستان د
 غلے ذمه وار هم دا یوه صوبه شی۔ دا صوبه نه بلکه دا یوه ضلع، ډیره اسماعیل
 خان د دے ټول ملک ذمه واره شی۔ دا ټوله هغه خبرے دی چه دا پکار دی چه
 مونږ خپل راتلونکی وخت په پروگرامونو کښن واچوږ او ډیر په زوره او په
 تیزنی کار پرے اوکړو۔ یوه آخری خبره خه کول غواړم۔ سردار مهتاب خان
 دلته په خپل تقریر کښن اووے چه په کنټریکت خلق چه دی، دا ختم کړنی،
 یقیناً کنټریکت سره خمونږ هیخ قسمه تعلق نشته، یو Request به ورته کوم
 چه هغه د دا پبلک سروس کمیشن لږ Activate کړی چه هغه دومره خلق را
 پیدا کولے شی چه د کومو ضرورت دے۔ پبلک سروس کمیشن بالکل اوده دے
 چه ستا د سلو ډاکټرانو ضرورت دے نو هغه په درے میاشتو کښن تا له د شپږو

ہاکٹرانو انٹرویو کوی نو دا خو یو ہاکٹران دی نو دا د بتولے صوبے چہ
 غومرہ محکمے دی پہ ہغے کنیں د سرکاری افسرانو د وخت سرہ سرہ
 ضرورت پینبیری چہ سرکاری افسران دِ را اوخی د ہغے پراپر چینل نہ، نو
 چہ کلہ دا پراپر چینل بندشی نو پہ ہغے کنیں بیا یقیناً کہ خمونہ پبلک سروس
 کمیشن دومرہ متحرک وے چہ ہغہ مونہ لہ پہ وخت سرکاری افسران
 راکولے شوے نو د کنٹریکٹ سسٹم جواز بہ نہ پیدا کیدو او چہ جواز نے نہ
 وے نو پہ کنٹریکٹ بہ ہدوسرے نہ کیدو، نو دا یو Request کوم ستاسو پہ
 وساطت چیف منسٹر صاحب تہ چہ دے دِ مہربانی اوکری او خپل پبلک
 سروس کمیشن لہ غوندے را ویخ کری، را ژوندے او را گرنڈے نے کری چہ
 ہغہ صوبے لہ ہغہ خلق ورکے شی چہ کومو خلقو ضرورت دے۔ پہ آخر
 کنیں یو وارے بیا مبارکی ورکوم، ستاسو پہ وساطت دے ہاؤس لہ مبارکی
 ورکوم چہ نن د ہاؤس د زرہ خبرے، چہ ہغہ شہ خبرے پکار وے چہ دھر
 سہری پہ زرہ کنیں دی چہ دا ما وے چہ تاسو پریردنی دے چہ دے خبرے
 اوکری، چہ دے خپلہ رائے راتہ اوبنائی نو چہ پکین شہ نہ وی، نو مونہ بہ
 پکین بیا اضافے کوو کئہ، نو خہ دے ہاؤس لہ مبارکی ورکوم چہ نن د دوی د
 زرہ آواز را اووتو، کاغذ لہ راغے، کاغذ پورے را اورسیدو اوس دا دُعا مونہ
 تہ اوکرتی چہ خدانے توفیق راکری چہ دا عملی کرو او تاسو تہ نے اوبنایو چہ
 پہ دے عمل او شو۔ دیرہ مننہ، دیرہ شکریہ۔

(تالیان)

جناب سپیکر، یو منٹ، یو عرض کوم جی، پارٹی لیڈر خو چہ غومرہ تانم،
 خیر اغستے شی، ہغہ باندے خو شہ پابندی نشتہ خو نور ممبران صاحبان بہ،
 دا تانم دیر لہ دے پنخو منیتو نہ زیات تانم نہ اخلی۔

انجینیئر گیان، پواننت آف آرڈر دے۔ دا جی خمونڑ ملگرے، طارق حمید خان

لر لیت راغلل او دوی داعتدایہ کارروائی کنیں حصہ وانہ غستو۔۔۔۔

جناب سپیکر، عبد الرحمان خان، آرڈر پلیز، یو منت مہربانی اوکرنی جی، دا

تاتم لر دے چہ دوی خبرے اوکری۔

حاجی عبدالرحمان خان: چہ دوی خبرے اوکری بیا بہ خہ خبرے اوکرم۔ اعوذ

باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب تہ

ہم اوواہیہ چہ خما دا خبرہ واورے۔ وزیر اعلیٰ صاحب ہم خبرے کوی نوخما

خبرے نہ ووری۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، عبدالرحمان خان، تاسو خبرہ کوئی، تول نے ووری۔

حاجی عبدالرحمان خان، خہ ہسے د وزیر اعلیٰ صاحب د تقریر پہ بارہ کنیں خبرہ

کوم چہ ڍیر بنہ تقریر نے اوکرو، خو یو سیکتر نے بیخی پریبنودو او ہفہ د

زراعت پہ بارہ کنیں۔ دوی د زراعت پہ بارہ کنیں ہیخ خبرہ اونہ کرہ، ما لہ پہ

دے ڍیر افسوس راغے۔ دویمہ خبرہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ دا کوم چہ وزیر

اعلیٰ صاحب، پہ تش کور راگلے نے، خزانہ وانی چہ خالی دہ، یو شے نشتہ،

خما خپل دا خیال دے لکہ چہ بی بی ورتہ اوونیل چہ پہ دے لوئے محل کنیں

رانہ ورک نہ شے نوخہ ورتہ وایم چہ پہ دے لوئے موٹر کنیں د او نہ وینو۔

سادگی اختیار کرہ، دا لوئے موٹر او بیل موٹر، دا پریدہ۔ یو وروکے او کم

خرچہ موٹر، چہ عوامو کنیں ہفہ اعتماد بحال شی، چہ خمونڑ د صوبے وزیر

اعلیٰ دے حد تہ خان جو رکرو چہ صوبہ غریبہ دہ نو پہ غریب موٹر کنیں

گرخی او دا ما لیدلی دی او دا وی۔ آئی۔ پی کلچر، دا تول ختمول پکار دی۔ پہ

ہندوستان کنیں راجیو گاندھی راغے او پہ یو وروکی موٹر کنیں وو، ما د

جناب محمد ہاشم خان، نن د دوی ہغه لیڈر پخپله نه دے راغلی، د هغوی په دے
تقریب کښ د لچسپی نه وه، څلورو کسانو کښ ځما خیال دے یو دے راغلی
دے۔

جناب نجم الدین خان، بهرکیف دے ټولو کسانو له څه دا یو هم پوره یم جناب۔
دا یو کس هم پوره یم۔-----

جناب محمد ظاهر شاه خان، جناب سپیکر صاحب! ما پسه به ته اوکړه کنه۔ جناب
سپیکر، په دے نوی دغه کښ ځما نننې S peech دے، ځما نوم ظاهر شاه دے،
څه د پی۔ ایف۔ 70، شانگلے نه منتخب شوی یم۔ څه ستاسو په وساطت د
ټولو نه مخکښ خپل وزیر اعلیٰ صاحب ته مبارکباد پیش کومه او هغوی چه
نن کوم تقریر اوکړو نو د هغه نه مونږه ډیر زیات مطمئن یو او ډیر ښکلے
Speech نه اوکړو او امید دے چه وزیر اعلیٰ صاحب به دے باندے پوره پوره
عمل کوی۔ ځمونږ د دے مسلم لیگ پارتی سره تعلق دے او د پارلیمانی پارتی
سره تعلق دے، مونږه به ورسره انشاء الله تعالیٰ مکمل تعاون کوو او هغه چه
کوم د انصاف خبره اوکړه چه بهرتیانے به په میرت کیری، انصاف به کیری، دا
هم ډیره ښه خبره ده خو څه ستاسو په وساطت سره یو درخواست ورته
کومه چه مخکښ دریو کاله کښ چه کومے تقریرانے او بهرتیانے شوی دی،
بالکل نااهل خلق نه په مونږ باندے مسلط کړی دی۔ څه دا درخواست کومه چه
د دغه دریو کالو د پوره پوره چهان بین اوشی او چه نااهل خلق بهرتی شوی
دی نو هغه د فوری طور باندے لرے کړے شی او ځمونږه په ضلع شانگلے کښ
جناب یوه یوه تقریری د پچاس هزار نه واخله په اتیا زره روپی باندے
خرڅه شوی ده، نو صرف دغه خلق د دے نه لرے کړے شی۔ بالکل دا چه

کومے پیسے د هغو خلقو نه اغسته شوی دی، دغه د دے افسرانو نه واپس کرے شی او هغوی ته دے واپس کرے شی۔ دا خما یو خصوصی Request دے، د دے نه علاوه د امن و امان باره کنس هغوی ډیره بڼه خبرے اوکرے خو خه د خپله علاقه د شاهراه قراقرم چه یو بین الاقوامی شاهراه ده، په هغه باندے ډیره ډکیتنی کیږی او هغه خمونږه د دے افسرانو د سترگو نه لږ شاته دے او خلق که رپورټ له راخی نو په تهاڼه کنس رپورټ نه اغسته کیږی خکه چه هغه د گلگت او د چیلاس او د هغه علاقه خلق وی او پولیس نے ترخاونی، نو خما دا درخواست دے چه دا شاهراه ډیره بدنامه شوله او د شپه په دغه شاهراه باندے سفر کول ډیر مشکل شوه دے۔ د دے نه علاوه چیف منسټر صاحب په خپل تقریر -----

جناب سپیکر، مهربانی به کوئی جی، ټانم به شارټ اخلنی۔ دا صرف د مبارکی او د هغه د خبرو تانید کول دی، بیا ډیره ورخه به راخی تاسو هغه کنس بیا یتولے خبرے اوکرئی۔

جناب محمد ظاہر شاه خان، بس یوه خبره کوم جی، یوه خبره چیف منسټر په خپل تقریر کنس د ضلعو باره کنس کرے ده چه کومے ضلعے نوے Create شوه دی د هغه د ترقی د پاره هغوی غه خپل عزائم ښکاره کرل، خه دے باره کنس درخواست کومه چه په دے کنس خمونږه ضلع شانگله، خما خپله ضلع هم نوے create شوه ده، نو که دوی په دے کنس داسه غه خطرناک عزائم وی نو کم از کم مونږ سره ډکینی او خبره ډ اوکرئی۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

جناب نجم الدین خان، خه ستاسو ډیر مشکوریمه جی چه ما له مو ټانم راکړو،

صاحب کو مبارکباد دیں اور باقی باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔

جناب نجم الدین خان، خہ جناب، داسے علاقے سرہ تعلق لرمہ چہ ہفہ دبیرہ
پسماندہ دہ۔ بی بی خبرے اوکپے جناب۔-----

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! کہ د
اپوزیشن ممبر تنقید او نہ کری نو د اپوزیشن فائدہ بہ سخہ وی؟ نو پکار دہ چہ
دوی او دریری او تنقید اوکپی۔

جناب نجم الدین خان، افسوس دا دے جناب، چہ خبرے تہ سخوک پریردی نہ۔
مونزہ جناب لیر کم یو او ددغہ کہے دو جہ نہ خمونزہ جناب۔-----

جناب محمد ایوب خان آفریدی، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سر! ان کو تنقید کا حق ہے لیکن
جو تقریر کی گئی ہے، اس کا حوالہ نہ دیں۔ البتہ اس کے علاوہ وہ جو بھی تنقید کرنا چاہتے
ہیں تو وہ ان کا حق ہے لیکن تقریر کے حوالے سے وہ نہیں کہہ سکتے۔

جناب علی افضل خان حدون، پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر! آج کے اس ماحول میں
اچھی تقاریر ہوتی ہیں اور جناب قائد ایوان اور بیگم نسیم ولی خان صاحبہ جو کہ سرحد کی ایک
معزز خاتون اور اس ایوان کی ایک معزز رکن ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور میں
یہ گزارش کروں گا کہ قائد ایوان کی آج کی تقریر یا پالیسی پر اعتراض ہو تو اس کیلئے الگ
ایک وقت مقرر ہو سکتا ہے لیکن آج کے ماحول میں تو ہم نے اس بات کو آگے لے جانا
ہے جو آج کے ایجنڈے میں ہے اور بحث اور اس پر منفی تقاریر کیلئے آج ان کو پورا
وقت نہیں مل سکے گا کیونکہ ان کے پاس آج وقت بہت کم ہے اور آئندہ ان کو زیادہ
وقت ملے گا۔ جب وہ پالیسی پر حزب اختلاف کے نقطہ نگاہ سے تقریر فرمائیں گے تو تب
وہ اپنے نقطہ نظر کا بہتر طور پر اظہار کر سکیں گے۔ اس لئے میری گزارش ہوگی کہ ان کو
تھوڑا سا-----

حاجی محمد عدیل، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اگر حزب اختلاف کے ایک معزز رکن کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کی بات سننے میں کیا رکاوٹ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری ایوان ہے اور آپ نے ہر رکن کو اجازت دینی ہے کہ وہ اپنی بات کریں۔

جناب سپیکر، صرف یو منٹ۔ جناب، تاسو داسے مہربانی اوکرنی چہ چنیر د دے د پارہ وی چہ کوم غخیز د رولز مطابق دے اوکوم غخیز نہ دے، نو یو ممبر صاحبہ کہ د خپلے رائے اظہار کوی، پکار خو دا دہ چہ ممبر صاحبہ تہ د ہغے موقع شناخت وی چہ پہ دے موقع کنیں خہ کوم قسم خبرے کومہ، خو برکیف کہ بعضے وخت غہ لہہ ډیرہ خبرہ اوکرنی نو ہغہ بہ چنیر پنخپلہ دغہ کری۔ تاسو مہربانی اوکرنی ہسے د نورو پانم ہم مہ Waste کوئی او خپل وخت ہم، خکہ چہ وخت ډیر کم دے۔ د ټولو ممبرانو زہہ کیڑی او ممبرانو صاحبانو تہ خہ یو سوال اوکرم چہ ہغوی تاسو تہ د خپل حکومت Policy matter پیش کرل، اوس کہ تاسو پہ ہغے باندے۔۔۔ رومبئی خبرہ خو دا دہ چہ ہر یو چہ پاسی چہ مونہہ مبارکبادے ورکوف نو چہ مبارکبادے ورکوی نو لہہ دا خپل تقریر د محدود کری چہ ټولو تہ وخت ملاؤشی او بیا واقعی وخت بہ راخی، پہ ہر یو غخیز باندے تنقید بہ ہم کیڑی خو کہ داسے مونہہ شروع شو او د ہغے نہ، د یو خبرے نہ، ہر یو پاسو او پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر، نو بیا بہ خہ مجبورشم چہ خہ بہ تاسو تہ دا لیگل ساند بیا او بنام، بیا بہ خہ رول 225 دومرہ Strictly apply کومہ چہ خما خیال دے چہ د پوائنٹ آف آرڈر بہ پہ ہاؤس کنیں غہ پاتے نشی۔ I am very sorry to say this, so please stick to the point and do not take

more than five minutes. Please continue.

جناب نجم الدین خان، مونرہ دے تولو خبرو حمایت کوف او مونرہ د تعاون لاس به وړاندے کوف۔ مونرہ دا نه دی وئیلی، مونرہ مبارکبادی ورکوف، دغه خبرو نه قلاږشو۔ دوی وانی چه مه وائینی خکه لږ اپوزیشن کمزورے دے۔ خه درخواست دا کومه چه خه د داسے علاقے سره تعلق لرم، بی بی یو دوه پواننتونه او وئیل چه کوم د سیاحت متعلق خبره ده یا چه کوم داوبو۔ خه دیر د علاقے سره تعلق لرمه۔ په دیر کښ کوهستان علاقہ او کمرات علاقہ چه کومه د کلام سره ملاویری، خه صرف د دے اسمبلنی په وساطت سره دا درخواست کوم چه د سیاحت د پاره د هغه نه بل بنانسته خانے نشته۔ دوی د یوه کمیٹی جوړه کړی، هلته د لارشی او یو طریقہ کار د هغه له هم جوړ کړی چه هغه علاقہ هم آباده شی۔ هلته دوه، درے شمال هانویل سٹیشن جوړشوی دی لیکن هغه باندے تر اوسه پورے کار بند دے۔ خه دا هم وایم چه درے، غلور Feasibility reports د هغه نور هم راغله دی۔ د وزیر اعلیٰ صاب په نویتس کښ دا راولمه چه کم از کم هغه علاقے ته د هم سوچ او کړی۔ د چترال د ټول ذکر او نه شو چه شپږ میاشته او اته میاشته هغه بند وی، په هغه باندے هم خما درخواست دے چه دوی د خان سره نوبت کړی او تیمرگرے نه تر ټول پورے د روډ، چه په هغه دوه ضلعے پرتے دی، د هغه متعلق هم خه دا وایم چه دا بعض پواننتونه د دوی خان سره نوبت کړی۔ انشاء الله تعالیٰ چه د دے سره به خمونرہ علاقہ آباده شی او مونرہ دوی ته د تعاون لاس وړاندے کوو انشاء الله تعالیٰ۔ دوی د اپوزیشن، که مونرہ ښه وایو او که بد وایو، کم کسان یو، برداشت کوی۔ دیره مهربانی۔

غواړم چه د پپلز پارټی عبرت ناک شکست چه کوم دے، هغه صرف د دے نورو عواملو نه چه کوم سردار صاحب په خپل سټیټمنټ کښ اوونیل، علاوه غټه خبره د منگانی ده۔ خما اولنې دا گزارش دے، پکار ده چه هغه د صوبے په سطح کیری که هغه د مرکز په سطح باندے، په هغه کښ دوی دا کوشش اوکړی، خکه نن صبا هر سرے د روټنی محتاج دے، خما غټه خبره دا ده چه دوی له پکار دی چه اولننی توجه منگانی طرف ته ورکړی۔ د هغه نه علاوه بله خبره خصوصاً خمونږ د ملاکنډ ډویژن سره تعلق ساتی، ملاکنډ ډویژن خمونږه د دے صوبے تقریباً د رقبے په لحاظ باندے دریمه حصه ده۔ جناب سپیکر، په دے ملاکنډ ډویژن کښ د دے نه مخکنے یو تحریک شروع وو د نفاذ شریعت په سلسله کښ، په هغه کښ مخکنے گولنی اوچلیدے، خلق پکنے اوویشته شو، د هغه په سلسله کښ هلته قاضی عدالتونه قائم شو۔ هغه قاضی عدالتونه چه دی، هغه کښ بعضے خبرے داسے دی چه په هغه باندے د خلقو اعتماد نشته او هغه هم دا وجه ده چه د پرون 'مشرق' اخبار چه کوم سټیټمنټ ورکړے دے، خما په خیال ټولو کښ ډیر کم ووټ په ملاکنډ ډویژن کښ پل شوه دے که دغه شانته دا سلسله روانه وی او حکومت دے له توجه ورنه کړی او په دے سلسله کښ صحیح مفتیان کیته نوی یا که د بهر نه، په اسلامی ملکونو کښ عالمان وی، هغوی راوولی چه کومه کمی په دے کښ وی، هغه کمی اوباسی۔ که دا نه وی نو خما په خیال مونږ ته په ملاکنډ ډویژن کښ ډیر مشکلات را روان دی او خمونږه دا ویره ده چه په دے هاؤس کښ د ملاکنډ ډویژن دا نمائندگی چرته ختم نه شی، خکه چه هغه خلق کله چه انتخابات کیل په هغه سلسله کښ را پاسیدلے وو، خلق نے د ووټونو نه منع

کول او زیات خلق و ویتونو ته راوتی نه دی نو که دا سلسله شروع وی، پکار ده چه حکومت په دے کښ، خه وزیر اعلیٰ صاحب ته ستاسو په وساطت د دے خبرے گزارش کومه چه دوی دا خبره په اولنی فرصت خان سره واخلی چه په دے کښ خه کفے وی، هغه ترے اوباسی چه مونږ ته دا مسئله آندنه له پاره رانه شی اومونږه د یتول پاکستان د پاره اسلامی قانون غوارو او خصوصاً مالاکنډ دویژن کښ د مخکنی نه کومه کاررواتی روانه ده، چه هغه کاررواتی مکمل کړی۔ والتام۔

(تالیان)

جناب سپیکر، جناب سلیم سیف اللہ خان صاحب!

جناب سلیم سیف اللہ خان، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں بھی نئے وزیر اعلیٰ کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں بہت مختصر بات کروں گا اور صرف دو تین منٹ لوں گا۔ جناب سپیکر! انہوں نے جو اظہار خیال کیا اور جو پالیسی اس صوبے کیلئے مرتب کی ہے، تو یقیناً میں اس کی تعریف کرنا چاہتا ہوں اور میری دعا ہے کہ وہ اپنی اس پالیسی کو عملی جامہ بھی پہنا سکیں۔ محترمہ بی بی صاحبہ نے جو اظہار خیال کیا، میں اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں اور خصوصی طور سے انہوں نے پینے کے پانی کا جو ذکر کیا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اکیسویں صدی کے دور میں داخل ہونے والے ہیں اور اگر ہم اپنے عوام کو پینے کا صاف ستھرا پانی بھی مہیا نہ کر سکیں تو یہ ہماری بہت بڑی قسمتی ہوگی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، اور میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے ضلع میں آبنوشی کے بہت سے ٹیوب ویلز کو بند کر دیا گیا ہے لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ سردار صاحب، آئندہ نئے ٹیوب ویلز تو بنائے ہی جائیں گے لیکن اس وقت جو چل رہے ہیں، ان کے چارجز کا بھی مسئلہ ہے اور گرمی بھی آنے والی ہے، خود اس میں دلچسپی لیں

گے اور ٹیوب ویلوں کو دوبارہ چالو کرنے کے احکامات جاری فرمائیں گے۔ اس وقت یقیناً وہ پوری جامع پالیسی تو بیان نہیں کر سکتے ہیں لیکن انہوں نے جو فرمایا ہے کہ مختلف مد میں ان کی جو پالیسی ہے، انشاء اللہ اس کا ہم ساتھ ضرور دیں گے اور کوشش کریں گے کہ صوبہ سرحد اپنا مقام حاصل کر لے اور اگر نیت صاف ہو جناب سپیکر، تو ایسی کوئی بات نہیں ہے، اگر ہم کہتے ہیں جی کہ خزانہ خالی ہے وغیرہ، تو ایسی مایوسی کی باتیں نہیں ہونی چاہئیں When there is a will there is a way اور میں مثال دیتا ہوں کہ محمد خان جو نیچو (مرحوم) کی جو تین سال کی حکومت تھی، تو آج بھی ان کے دوست اور دشمن، دونوں یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے شرافت اور دیانتداری سے حکومت چلائی تھی اور میں میر افضل خان (مرحوم) کی حکومت کی بھی مثال دوں گا کہ انہوں نے بھی ڈھائی، تین سال بڑی اچھی اور صاف ستھری حکومت اس صوبے میں چلائی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب ان کی تعریف آج بھی کریں گے تو اسلئے اگر

 جناب فرید خان طوفان، بے نظیر کی بھی تو کوئی مثال دے دیں -----

جناب سلیم سیف اللہ خان، وہ آپ دے دیں، تو میں مثالیں اسلئے دے رہا ہوں کہ یہ ہو سکتا ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ایک صوبائی حکومت کی ذمہ داری صرف حکومت کرنا ہی نہیں ہے بلکہ وفاق کے پاس آپ کے جو حقوق ہیں، انہیں حاصل کرنا بھی اس کی ایک بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جس بھاری بینڈیٹ کے ساتھ نئی حکومت کی تشکیل ہوئی ہے تو وہ اس صوبے کے حقوق کا ضرور تحفظ کرے گی۔ جیسا کہ محترمہ بی بی صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے جو Net profits ہیں، اس میں ہمیں چھ سو یا ساڑھے چھ سو کروڑ کا پابند کر دیا گیا ہے جبکہ یہ رقم آج بہت زیادہ ہونی چاہئے تھی۔ صرف یہ نہیں ہے کہ Net profit ہی ہمارا حق ہے بلکہ ہمارے اور بھی حقوق ہیں مرکز کے پاس لیکن بدستی سے جو بھی حکومت آتی ہے تو وہ یہی کہتی ہے کہ جی ہم مرکزیت کو ختم

کریں گے لیکن وہ اور زیادہ ہوتی جاتی ہے، تو میں امید کرتا ہوں کہ کم از کم جو موجودہ حکومت ہے، وہ اس مرکزیت کو ختم کرے گی اور صوبوں کو اپنے حقوق ضرور دلائے جائیں گے اور خصوصی طور پر اے۔ این۔ پی سے مجھے امید ہے کہ وہ صوبے کے حقوق کینے ضرور لڑے گی اور اسے حاصل کرے گی۔ (تالیان)

انہوں نے بلدیاتی اداروں کے متعلق کچھ نہیں فرمایا لیکن میں امید کرتا ہوں کہ اس صوبے میں جلد از جلد بلدیاتی ایکشنز کروائے جائیں گے تاکہ عوام کو ڈیرہ اسماعیل خان، چترال اور کوہستان سے پشاور آنے کی ضرورت ہی نہ پڑے اور وہ اپنے مسائل وہیں پر حل کر سکیں۔ انہوں نے دیہی علاقوں کی طرف بھی اشارہ کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ جہاں اس صوبے کی اتنی فیصد آبادی آباد ہے، ان پر ضرور توجہ دی جائے گی۔ ڈیمز کے بارے میں جیسا کہ محترمہ بی بی صاحبہ نے بھی فرمایا ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان کے ساتھ ساتھ لکی مروت، بنوں اور کوہاٹ کے اضلاع میں بھی اگر یہ چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں، جیسے کرم تنگی ڈیم ہے، گولڈ ڈیم ہے، ٹانک زام ہے، بہت سے ڈیمز ہیں جن سے نہ صرف بجلی پیدا ہوگی بلکہ ہماری زمینیں بھی آباد ہوں گی اور یہی ایک طریقہ ہے قیمتیں کم کرنے کا کہ آپ پیداوار بڑھائیں اور روزگار مہیا کریں اور جو بنجر زمینیں ہیں، ان کو آباد کریں۔ جنگلات کے بارے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ خود عباسی صاحب کا اس علاقے سے تعلق ہے اور میں موجودہ حکومت سے یہ امید رکھوں گا کیونکہ اس وقت صوبے میں جنگلات ختم ہو چکے ہیں، تو وہ اس پر خصوصی توجہ دیں گے اور یہ Two legged goats جنہیں کہا جاتا ہے، ان سے اس صوبے کو محفوظ رکھیں گے۔ انہوں نے افسر شاہی کے متعلق بھی کافی کچھ کہا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس میں کامیاب ہوں گے لیکن بعض صوبوں میں صوبائی محتسب کے دفاتر قائم ہیں، جیسے ہمارے مرکز میں وفاقی محتسب ہے، تو میری بھی ان سے یہ گزارش ہوگی کہ وہ اس پر بھی سوچیں کیونکہ صوبہ سرحد میں

بھی صوبائی محتب کا دفتر ہونا چاہئے۔ میں آخر میں ایک بار پھر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکر یہ۔
(تائیاں)

جناب سپیکر، جناب بشیر احمد بلور۔

جناب بشیر احمد بلور، ڈیرہ مننہ۔ جناب سپیکر صاحب، درے ورخے اوشوے چہ خہ تاسو تہ Request کوم لیکن تاسو مہربانی او نہ کرہ او اوس خہ ستاسو مشکوریمہ۔ ما تاسو تہ او ڈپٹی سپیکر صاحب تہ مبارکباد ہم نہ دے پیش کرے، خہ تاسو تہ او ڈپٹی سپیکر صاحب تہ بلا مقابلہ انتخاب باندے مبارکباد پیش کوم او مونہہ بقول ستاسو د اہلیت او د صلاحیتونو معترف یو۔ سپیکر صاحب، جمہوریت د یو گادی دوه پیہے دی خو بدقسمتی دا دہ چہ خونہ دلہ یو د تریکتر پیہہ دہ او بلہ ڈیرہ ورکو تہ د سکوتر پیہہ دہ، پہ دے کنس بہ خہ پتہ لہری چہ تاسو بہ خنگہ دوی خان سرہ چلونئی او دا گادے بہ خنگہ صحیح، Smooth روان وی، خو خما یقین دے چہ تاسو بہ نے او چلونئی۔ ولے چہ تاسو داسے پارتمنی سرہ تعلق لرنی چہ ہغے ہمیشہ جمہوریت د پارہ او رول آف لاء د پارہ جد و جہد کرے دے۔ خہ د قائد ایوان پہ انتخاب باندے ہغوی تہ او دے August House ممبرانو تہ ڈیر مبارکباد ورکوم او د ہغوی کوم Speech چہ وو، ہغے کنس داسے یوہ مسئلہ ہم نہ دہ پاتے شوے چہ Point out کرے نہ وی، خو خما یقین دے چہ انشاء اللہ خنگہ چہ ہغوی ارادے کری دی او خنگہ چہ قام دوی تہ Mandate ورکے دے، امید دے چہ دے باندے بہ مونہہ عملدرآمد او کرے شو۔ جناب سپیکر صاحب! لہ بہ دا سوچ او کرو چہ د آزادنی نہ یو کال پس خمونہ خوا کنس یو ملک آزاد شوے وو چہ ہغے تہ چین و تیلے شی او چین داسے ملک دے چہ د دے آبادی پہ تولہ دنیا کنس زیاتہ دہ،

هلهته کښې چه چرته سيلاب يا زلزله راشي نو نور ملکونه ورته وائي چه تاسو ته امداد درکړو ليکن هغوی هغه امداد نه غواړي او وائي چه مونږ پخپله پوره يو او مونږ ته ستاسو د امداد ضرورت نشته۔ سپيکر صاحب ! که مونږ خپل متعلق سوچ او کړو چه په دے پنخوسو کالو کښې مونږ عوامو ته بغير د پريشانو، بے روزگاري او مہنگائي نه ولے غه نه دي ورکړے۔ د دے ډير اهم وجوهات دي۔ چين چه آزاد شو نو ماؤزے تنگ او چو اين لائي جد و جهد کړے وو نو هغوی د ملک سربراہان شول۔ بدقسمتي سره خمونږ دے ملک کښې چه کومو خلقو د انگریزانو خلاف جد و جهد کړے وو، کومو خلقو چه د انگریزانو ويستلو له پاره جد و جهد کړے وو او د آزادي جنگ کړے وو او کله چه آزادي ملاؤ شوله نو قائد اعظم محمد علي جناح، لياقت علي خان او د سردار عبدالرب نشت نه پس داسے خلقو ته اختيارات حواله شول چه کوم جاگيرداران او د انگریزانو خطاب يافته خلق وو، خان بهادران وو او نوابان وو او د سر خطابات حاصل کړي وو او کومو خلقو چه به د انگریزانو بويتان پالش کول، هغه خلقو ته اقتدار ملاؤ شو نو په دے وجه قام د ترقي په خانے زوال طرف ته روان شو۔ جناب سپيکر صاحب ! هغوی نه پس داسے خلقو اقتدار واغستو چه هغوی سرمايه داران وو، هغوی Industrialists وو او هغه Industrialists او هغه سرمايه داران چه د پبلک بينکونو نه نے کروړونه روپني قرضونه اغستے وو او بيا هغوی هر حکومت کښې شموليت نه پس هغه قرض معاف کړے وو او بيا داسے قرض چه هغوی Defaulters هم شول او اوس هم د اربونو روپو Defaulters دي۔ په دے وجه خه خپل وزير اعلي صاحب ته او وزير اعظم صيب ته چه ورته کوم مينديت ملاؤ شوے دے،

خواست کوم چه خلقو نه، دا چه کوم خلق Defaulters دی، د دوی نه د پیسے واغستلے شی او کومو خلقو چه په ناجائزو طریقو سره قرضے معاف کری دی، دوی نه د پیسے واغستلے شی چه دا خزانه واپس ډکه شی۔ (تایاں)

جناب سپیکر صاحب، شاهد دے چه مونږ خلقو سره دا وعده نه ده کړے چه که خمونږه حکومت راشی نو مونږ به خپل ملک کښ او په صوبه کښ د شاتو او د پنیو نهرو نه چالو کړو۔ مونږ خلقو ته صرف هم دا ونیلے دی چه ستاسو د خزانه حفاظت به صحیح طریقے سره کوف او کومو خلقو چه د قام او د ملک دولت لوټ کړے دے، د هغوی احتساب به کوف او خالی احتساب داسے نه، احتساب خو قام او کړو، خلقو ورته ووت ورنه کړو، داسے احتساب چه چا دا پیسے خوړلی دی، چا دا قرضونه خوړلی دی، هغوی نه دا پیسے واخلو او خه ټولو نه مخکښ به وزیر اعلیٰ صاحب، ته خواست کوم چه رنگه رود باندے مونږ د ټولو نه مخکښ ایکشن واخلو چه کوم خلق په دے کښ Involved دی هغوی سره مونږ حساب کتاب او کړو۔ (تایاں)

جناب سپیکر صاحب، مونږ د دے میندیت او د قام دا دومره لوټے میندیت خما په خیال کښ د پاکستان په تاریخ کښ چرته وزیر اعلیٰ ته دومره Confidence vote نه دے ملاؤ شوے او مرکز کښ چه خنګه نواز شریف ته ملاؤ شو، داسے د پاکستان په تاریخ کښ چا ته نه دے ملاؤ شوے، اوس دا بال چه دے، دا د وزیر اعلیٰ او د موجوده حکومت په کورټ کښ دے۔ دے خلقو ته چه کوم تکالیف دی، هغه مونږه رفع کړو۔ خه بیا یو خل بیګم نسیم ولی خان صاحب تقریر چه کوم شوے دے، د هغوی هم ستاننه کوم۔ هغوی چه کوم پوانتس کری دی او خمونږ ورور سلیم سیف الله صاحب چه کومے خبرے کری دی،

خو دا يتول پوانتوتونہ اوس مونر تہ پہ گوته کوی، پکار دا وہ چہ ہر حکومت
 کنب دوی شریک وو، دا کارونہ مخکین پکار وو چہ دوی کرے وی، خو
 مونر دوی لہ تسلی ورکوف چہ انشاء اللہ خمونر حکومت راشی، خنگہ چہ
 سردار صاحب پہ کومو پوانتوتونو باندے خبرہ اوکرہ، انشاء اللہ عملاً پہ دے
 باندے بہ عمل کوف۔ دیرہ مننہ، دیرہ شکریہ۔
 (تالیاں)

جناب سپیکر، حاجی عدیل صاحب!

حاجی محمد عدیل، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ
 نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے
 جناب سپیکر، پانچ منٹ، حاجی صاحب، صرف پانچ منٹ۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میں پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں بات کرنے کی
 کوشش کروں گا۔ جناب سپیکر! میں جناب سردار مستاب خان صاحب کو آج بحیثیت وزیر
 اعلیٰ اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنی تفصیلی تقریر
 میں اپنی کافی پالیسیاں بیان کی ہیں اور اگر کچھ باتیں رہ گئی تھیں تو میری قائد، محترمہ
 بیگم نسیم ولی خان صاحبہ نے ان میں اضافہ کیا ہے۔ جناب سپیکر! میں صرف دو باتیں کروں
 گا، ایک احتساب کے حوالے سے اور ایک معاشیات کے حوالے سے۔ میں دو تجاویز پیش
 کرنا چاہتا ہوں۔ آج جب ہم اس ہاؤس میں آئے ہیں تو 'Peoples
 Representative Act کے تحت ایک مرحلے سے گزرے ہیں۔ ہم نے
 Nomination form داخل کرتے وقت اپنے اثاثے اور واجبات کا ایک بیانیہ
 Nomination form کے ساتھ جمع کرایا تھا اور وہ ساری پبلک کیلئے Open تھا کہ
 کوئی بھی اسے دیکھ سکتا ہے بلکہ میری اطلاع یہ ہے کہ اسے باقاعدہ ایک دستاویز کی صورت
 میں شائع کیا جا رہا ہے اور اگر کسی بھی وقت کوئی شہری یہ اطلاع دے کہ نٹل ممبر نے

اپنے اثاثے کم ظاہر کئے ہیں اور درحقیقت اس ممبر کے اثاثے زیادہ ہیں تو اسے Disqualify کیا جاسکتا ہے۔ جناب سپیکر! میں سردار صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ جتنی بھی کرپشن یا بدعنوانیاں ہوئی ہیں، اس کیلئے تو مختلف مرحلے ہوں گے، مختلف رپورٹس بنیں گی، مختلف Investigations ہوں گی اور آپ کو بھی پتہ ہے کہ بدعنوانیوں کی کوئی رسید نہیں ہوتی لیکن جتنا بھی سرکاری عہدہ آپ کے ماتحت ہے اور جو اس صوبے سے تنخواہ لیتا ہے، چاہے وہ نوکر شاہی میں ہے یا جوڈیشری میں ہے، چاہے انتظامیہ کے کسی Professional Cadre پر ہے، انصاف کا تقاضا ہے کہ ہر شخص جو سرکار سے معاوضہ لیتا ہے یا جو ماضی میں اس ایوان کا رکن رہ چکا ہے، اسے اثاثوں کی وہی تفصیل، جو ایک رکن اسمبلی نے الیکشن لڑتے وقت پیش کی تھی، اسی Pattern پر اس میں کمی بیشی نہ ہو، وہ اپنے اثاثے اور اپنی Liabilities پیش کرے Within fifteen days اور وہ بھی پبلک کیلئے Open ہونی چاہئے اور اسے بھی شائع کرنا چاہئے۔ یہ بنیاد ہوگی کہ ان کے پاس کون کون سے اثاثے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف کا تقاضا ہے کیونکہ ہم خود اس مرحلے سے گزر کر آئے ہیں تو چاہے نوکر شاہی ہو، ہمارے بیوروکریٹس ہوں یا ہمارے Professional Cadre کے لوگ ہوں یا عدالتوں میں بیٹھے ہوئے لوگ ہوں، جو بھی اس صوبے سے تنخواہ لیتے ہیں، ان سے بھی وہی Documents حاصل کی جائیں اور اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہونی چاہئے۔ الیکشن کمیشن نے جو Pattern بنایا ہے، اگر اس پر عمل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ قوم خود بہت سے انکشافات کرے گی کہ کس کس نے خفیہ جائیدادیں بنائی ہیں، پلاٹس لئے ہیں، گھر لئے ہیں، اپنی ذات کیلئے، Spouse اور Dependent children and dependent parents کے حوالے سے؟ تو ایک میری یہ تجویز ہے اور اس سے انصاف کا تقاضا پورا ہوگا کیونکہ ہم خود اس مرحلے سے گزر کر آئے ہیں۔ دوسری میری جو تجویز ہے، وہ

معاشیات کے حوالے سے ہے۔ یہ بڑا مشکل ہوتا ہے کسی حکومت کیلئے کہ وہ ہر شخص کو روزگار دے۔ اس کیلئے ہمیں معاشی ترقی کی طرف بڑھنا ہوگا۔ بند کارخانوں کی بات کی گئی ہے، زراعت کی بات ہوئی ہے تو جناب سپیکر، 1990-91 میں ہم نے 'جب پاکستان مسلم لیگ اور عوامی نیشنل پارٹی کی مشترکہ حکومت تھی، ایک پراونشل بینک بنایا تھا جو اب شیڈولڈ بینک ہے، بینک آف خیبر، اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ بینک، جن کے ہیڈ آفس پشاور سے باہر ہیں، یہاں ہماری صنعت، تجارت اور زراعت کی کوئی مدد نہیں کر رہے تھے تو ہمارا یہ خیال تھا کہ ہمارا یہ بینک اس صوبے کی تجارت، صنعت اور زراعت کیلئے اپنا ایک بھرپور رول ادا کرے گا۔ ہم نے اس وقت اپنے صوبے کے تمام محکموں سے کہا کہ کم شرح سود پر اس بینک میں پیسے رکھے جائیں۔ بد قسمتی سے اس بینک نے اگر گیارہ فیصد کی شرح سے اپنے پاس سرکاری پیسہ رکھا تو اس پیسے کو اس بینک نے Leasing Companies کے پاس، مہران بینک کے پاس اور دوسرے انوسٹمنٹ بینکوں کے پاس چودہ، پندرہ اور سولہ فیصد کی بنیاد پر رکھا اور اسی Margin کو وہ اپنا سالانہ منافع تصور کرتا رہا۔ اس بینک نے بمشکل اٹھارہ فیصد انوسٹمنٹ اس صوبے میں صنعت، تجارت اور زراعت کیلئے کی ہے۔ یہ بینک اس صوبے کے کسی کام نہ آسکا، اس صوبے کے ایک بھی بند کارخانے کو نہ چلا سکا، اس صوبے میں کوئی نئی انڈسٹری نہ لگا سکا بلکہ اس بینک نے اپنی انوسٹمنٹ پنجاب، سندھ اور کراچی میں کی ہے۔ جناب سپیکر! اس قسم کے تو بہت سے بینک تھے لیکن اس بینک کیلئے پراونشل اسمبلی نے ایک ایکٹ منظور کیا تھا۔ آج بھی اس بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں اس صوبے کے سرکاری آفیسرز کی تعداد زیادہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ بینک دوسرے بینکوں کی طرح ہی اپنا کردار ادا کرتا ہے تو پھر اس بینک کو سرکاری خزانے سے سستے نرخ پر ڈیپازٹ دینے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ ڈیپازٹ حکومت خود بھی اٹھارہ فیصد اور سولہ فیصد کے حساب سے دوسرے بینکوں میں

رکھ سکتی ہے۔ مہران بینک کو جب اس بینک نے پیسہ دیا تو اس کا اپنا چودہ کروڑ روپیہ اس میں بند ہو گیا تھا جو بعد میں نیشنل بینک نے بڑی مشکل سے واپس حاصل کیا۔ میں جناب سردار صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ وفاقی بینکوں کے ساتھ، جن کے ہیڈ آفس اس صوبے سے باہر ہیں، وہ یہ Take up کریں کہ اس صوبے کی صنعت، تجارت اور زراعت میں وہ اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ گزشتہ پچاس سالوں میں اس صوبے میں مشکل تین فیصد انوسٹمنٹ ہوئی ہے۔ جناب سپیکر! ہمارا جو اپنا بینک آف خیر ہے، اس کے معاملات کی بھی Investigation ہونی چاہئے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر، جناب محمد ایوب آفریدی صاحب۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، شکریہ جناب۔ سب سے پہلے تو میں آپ کی وساطت سے جناب سردار ممتاز احمد خان کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ اس دن مجھے وقت نہیں ملا تھا، لہذا آج میں آپ کو اور حاجی عدیل صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنی پالیسی سٹیٹمنٹ دی جو بڑی جامع تھی، جس میں انہوں نے پسماندہ علاقوں کا بھی ذکر کیا ہے اور ہزارہ کا بھی ذکر ہوا ہے اور ہزارہ واقعی پسماندہ ہے۔ اس دفعہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کا تعلق بھی ہزارہ سے ہے لیکن میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو ایسے مسائل ہیں جن کو اس اسمبلی کے فلور سے اگر میں کہوں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل کو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب، جو اس وقت پورے صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں، کہیں کہ وہ ہزارہ کا زیادہ خیال کر رہے ہیں، تو جو Net profit کی بات ہو رہی ہے یا خالص بجلی کے منافع کی، تو یہ ہمیں تربیلا ڈیم کی وجہ سے ملتا ہے اور تربیلا ڈیم تو بن چکا ہے لیکن چوراسی گاؤں جو ہیں، وہ صرف اور صرف ہزارہ کے ہیں یا ان میں سے کچھ ایریا صوبالی اور کالا ڈھاکہ کا ہے لیکن جو گاؤں اس کے کنارے آباد ہیں، ان

میں آج تک بجلی نہیں ہے اور ایک سڑک جو اس پہلی سڑک کے متبادل بنائی گئی تھی تریلا ڈیم بننے سے پہلے اور جس کا نام چھپر روڈ ہے اور وہ تھا کوٹ روڈ سے جا کر ملتی ہے اور پچھلی حکومت میں زرین گل صاحب نے ایک قرارداد بھی پیش کی تھی، اس سڑک کی حالت یہ ہے کہ 'تریلا ڈیم ایک طرف اور سڑک دوسری طرف ہے' وہاں کئی گاڑیوں کے ایکسیڈنٹ ہو چکے ہیں۔ اس سڑک کو یا تو نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے حوالے کیا جائے کیونکہ تریلا ڈیم والوں نے یہ متبادل سڑک بنائی تھی لیکن اس وقت کے ایک وزیر صاحب جن کا تعلق بھی تناول سے تھا، نے اس کی مخالفت کی تھی حالانکہ پورے ہاؤس نے اس کی حمایت کی تھی، تو میں عرض کروں گا کہ اس کیلئے بھی سوچا جائے اور Priority پر اس سڑک کی Repair کیلئے وفاقی حکومت سے یا اس خالص منافع سے۔ پھر جو چوراسی گاؤں کے لوگ گئے ہیں، ان کی آبادکاری کا مسئلہ بھی آج تک حل نہیں ہوا ہے اور جو گاؤں رہ گئے ہیں، ان کی پسماندگی کا مسئلہ بھی ہے۔ سر، ایک تو یہ ہونا چاہئے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ جس حلقے سے میں Elect ہو کر آیا ہوں، وہ میرا حلقہ ہے سر۔

Mr. Pir Muhammad Khan: Point of order, Sir.

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر، پانچ منٹ سے۔

جناب پیر محمد خان، سر، یہ Budget speech کر رہے ہیں یا چیف منسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کر رہے ہیں؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی، نہیں سر، میں بحث پر۔

جناب سیکرٹری، آفریدی صاحب۔ یو عرض کومہ۔ گورنری جی داستاسو خیل۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، یہ سب لوگ تو، سر، میں دو منٹ میں ختم کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سیکرٹری، یو منٹ جناب۔ یو منٹ خما عرض واورنی جی، تاسو دا مہربانی

اوکرنی یعنی حکومتی دلے کینی یینی۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، ٹھیک ہے سر، میں ختم کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، نو دا خپلے خبرے ہلتہ کوئی۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، بس ٹھیک ہے سر، میں ایک بات یہاں اور کروں گا سر۔

جناب سپیکر، تاسو مہربانی اوکرنی چہ کلہ تاسو دلته کنیں راشنی، پریزدنی دے نورولہ موقع ورکرنی۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، ٹھیک ہے سر۔ سر، پینے کے پانی کے مسئلہ پر، جو بی بی

صاحبہ نے بھی کہا ہے، ایک بات کر کے ختم کرنا چاہتا ہوں۔ پینے کے پانی کا جو مسئلہ ہے،

اس پر آج تک کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی لوگوں کو پینے کا پانی نہیں

مل رہا۔ اس ہاؤس میں آپ کے سامنے بھی بار بار بات ہوئی ہے اور اس کیلئے بھی اس ہاؤس

کی ایک کمیٹی یا ٹاسک فورس بنائی جائے تاکہ وہ یہ دیکھے کہ پانی کی سکیموں کو کس طرح

چالو کیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تناول کیلئے ایک Tanawal Integrated

Programme بنا تھا جو پچھلی حکومت نے ختم کر دیا گیا تھا، تو میں آپ کی وساطت

سے یہ کہوں گا کہ اس پروگرام کو بھی پھر شامل کیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر، جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب

سپیکر صیب! خہ ستاسو شکریہ ادا کومہ -----

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! پیر محمد خان پاسیدو جی، تاسو

نہ نے اجازت اوغوبنتو او دا 'بسم اللہ' نے وروستو اوونیلہ او ستاسو شکریہ

نے مخکن ادا کرہ، دے اول شکریہ ادا کری او بیا مسلمان دے۔

جناب سپیکر، آزاد ممبر دے او دجماعت اسلامی سرہ نہ دے۔

جناب پیر محمد خان، خہ د فرید طوفان شکر یہ ادا کومہ او د دے خبرے ہم
 شکر یہ ادا کومہ چہ نن فرید طوفان، حاجی عدیل او بلور صاحب دیرہ بنہ د
 قربانی مظارہ اوکرہ چہ اپوزیشن تہ نے تائم ورکرو، نو دا د بنہ او غت ز رہ
 مظارہ نے کرے دہ، د ہغے ہم شکر گزاریمہ۔ جناب سپیکر صاحب! چیف
 منسٹر دیرہ بترینہ پالیسی نن پیش کرہ او چہ پہ دے پالیسی باندے دوی
 روان وی نو مونرہ بہ ورسرہ بنہ بھرپورہ ملگرتیا کوؤ۔ کوم د اعتماد ووت
 چہ نن مونرہ ورکری دے، دا اعتماد بہ مونرہ دوی تہ ہمیشہ ورکوف انشاء اللہ
 او دغا بہ ہم کوؤ چہ اللہ تعالیٰ ددوی تہ پہ دے کنن کامیابی ورکری۔

(تالیں)

جناب سپیکر صاحب! خمونرہ چیف منسٹر دیرے بنہ خبرے اوکرے
 خو یو طرف تہ ددوی توجہ نہ دہ تلے۔ تاسو تہ پتہ دہ چہ پہ دے صوبہ کنن
 خمونرہ پہ مختلفو خایونو کنن پراجیکٹس دی چہ د ہغے پہ دے اسمبلی
 کنن بار بار ذکر ہم راغلی دے، پہ یو یو پراجیکٹ چہ کوم خلق بھرتی شی،
 یو پراجیکٹ چہ منظور شی، مثلاً فارست پراجیکٹ شو، پہ ہغے کنن چہ
 کوم خلق بھرتی شی نو عام خلق وی، ہغوی تیس تیس، چالیس ہزار روپنی
 میاشت تنخواہ اخلی، او پکنن کنسلٹنٹس راغلی دی چہ یو یو لاکھ پورے
 تنخواگانے اخلی، داسے ہغوی سرہ گادی وی یعنی خمومرہ پیسہ چہ ہغے
 پراجیکٹ لہ پکار وی نو ہغہ ددے بے خایہ لارہ شی، ضائع شی۔ مثلاً تیر
 اجلاس تاسو تہ بہ یاد وی چہ د دیر فارست یو پراجیکٹ چہ کلہ Estimate
 راغے نو تیرہ کروڑ روپنی پہ ہغے کنن خرچ شوی دی نو پہ تیرہ کروڑ
 کنن ایک کروڑ، چھیانوے لاکھ غالباً چہ پہ ہغہ کار باندے لیدلی دی، پہ

سرکونو او په اوبو، واټر سپلانی وغیره، او گیاره کروړ روپنی نه د افسرانو او د ملازمینو په مراعاتو او په تیلو او په پی-اے-اے، پی-اے-باندے۔ نو څه فائده شوه؟ د هغه بیا انکوائری هم مقرر شوه و ه خو اسمبلی بیا Dissolve شوه۔ جناب سپکر صاحب، که چیف منسټر صاحب دے طرف ته توجه ورکړی چه کوم داسے قسمه پراجیکټ دی چه په صوبه کښ د هغه یو یو کس تیس تیس، چالیس چالیس هزار روپے تنخواگانے اخلی چه دغه څیز هم ختم کړی، فارست کښ یو پراجیکټ دے چه هغه کښ یو یو سرے تیس تیس، چالیس هزار روپے تنخواه اخلی نو فارست ته دے هسے خواله کړی نو هغه د نې چلوی کنه، بغیر د دغه نه چه په کروړنو روپنی پکښ د هر پراجیکټ مختلف کسان اخلی، گریډ 17 او 18 پکښ، تاسو ته پته ده، ډائریکټ بهرتی شوی دی، د دے باوجود چه په ډائریکټ بهرتی باندے، په 17 او په 18 باندے پابندی ده، نشی کولے څوک لیکن دوی پکښ ډائریکټ هغه خان له یوه لار کھلاؤ کړے ده او په هغه کښ په زرگونو او په لکونو روپنی لاری شی، خرابے شی نو دے طرف ته دوی توجه که ورکړی نو څما خیال دے چه دا خرچه به د صوبے نوره هم کمه شی۔ دے نه علاوه مختلف ډیپارټمنټ کښ۔۔۔

میال مظفر شاه؛ پوانټ آف آرډر سر۔ څه وخت کښ چه تقریر کیدو، ایوب افریری صاحب تقریر کولو نو پیر محمد خان صاحب، هغوی ته اوونیلے چه Budget speech دے نو اوس دا د بچټ نه څه مخکښ Speech دے۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان؛ دا Budget speech نه دے، د هغه د پالیسنی سره م تعاون د پاره دا خبره کړے ده۔ مونږه ورسره د اعتماد د پاره تعاون کوف۔

جناب جمنازیب خان؛ جناب سپیکر صاحب، په دے کښ څه معزز اراکین دی که

چرے مونڙه معزز نه يو نو اراکين خو يو کڻه، دا شانته که مونڙه ته هم وخت ملاؤ شي-----

جناب سپيکر، ٽولو ته به وخت ملاو ڀري-----

جناب جهاڙيب خان، جناب سپيکر صاحب، تاسو دوی له زيات وخت مه ورکونی خکه چه نور هم ډير اراکين ناست دی۔

جناب پير محمد خان، حاجی عدیل ډير وخت ضائع کړو، هلته کښ چيف منسټر خمونڙه خبرے اوریدو ته سم نه شو۔ جناب سپيکر صاحب خه بعضے پواننت به بيا-----

جناب سپيکر، پير محمد خان صاحب، ډير داسے خيزونه را روان دی چه په هغه باندے به بيا خبرے اوکړو-----

جناب پير محمد خان، جناب سپيکر صاحب! خه به په بل اجلاس کښ بعضے خبرے پيش کړمه۔ خه ستاسو شکريه ادا کومه، د دے هافس شکريه ادا کومه چه دوی خما تقرير واوریدو۔

جناب سپيکر، جناب شير زمان شير صاحب۔

جناب شير زمان شير، محترم جناب سپيکر صاحب! وزير اعلى صاحب په خپل پالیسی تقرير کښ د صوبے متعلق د اهمو منصوبو ذکر اوکړو خو صوابتی نه پکښ بالکل نظر انداز کړه۔ جناب، د صوابی پيپور هانی ليول کينال يو اهمه او ضروری منصوبه ده، وزير اعلى صاحب هغه بالکل نظر انداز کړه، د هغه متعلق نه خه او نه وئیل۔ د صوابی، جهانگیره رود متعلق خه خبره او نه شوه۔ د پيپور سکارپ متعلق چه يو قومی مسئله ده، د هغه متعلق-----

جناب شير زمان شير، نه جی د پيپور سکارپ، صوابی سکارپ بيل دے، پيپور

اعلان کیا تھا جس سے ملاکنڈ ڈویژن کے لوگ مطمئن نہیں ہیں کیونکہ وہاں کی قاضی عدالتوں میں نہ اسلام ہے اور نہ اسلام نام کی کوئی اور چیز موجود ہے۔ ملاکنڈ ڈویژن کے لوگوں کو دھوکہ نہیں دینا چاہئے اور انہیں اسلامی قانون کے مکمل اختیارات ملنے چاہئیں۔ تیسری بات میں یہ عرض کروں گا چیف منسٹر صاحب سے کہ جو نئے اضلاع بنے ہیں، جن کے متعلق انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا بھی ہے، تو دیر میں بھی ایک نیا ضلع بنا ہے جسے شیرپاؤ خان نے اپنے جیلے نجم الدین خان کیلئے 'برونائی' کی ریاست بنایا ہے تاکہ نجم الدین خان اس برونائی کی ریاست کے بادشاہ بنیں تو وہ ضلع بہت چھوٹا ہے، ایک سب ڈویژن کو ضلع بنایا گیا ہے، تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس ضلع کی حدود بڑھائی جائیں اور اگر دوسرا ضلع دیر کو دینا ہو تو برابری کی بنیاد پر بنایا جائے اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز کا جو بھی فیصلہ ہو تو وہ پائندہ خیل، سلطان خیل قبیلوں کے مشورے سے کیا جائے۔ والسلام۔ شکریہ۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! خہ پوائنٹ آف آرڈر باندے صرف ستاسو پہ وساطت سرہ، دا جہانزیب خان دیر بنہ سرے دے او مونہہ جی دے د نزدے نہ لیدلے دے۔ دے وانی چہ نجم الدین صاحب دپارہ آفتاب خان یوستیت جور کرے وو، دے پہ ہفے خو معترض دے خو دے ہفہ ستیت ورتہ اور بول غواری۔ دا ستیت ختموی ولے نہ؟ دا ستیت چہ دے، دومرہ معترض دے نو پکار دا وو چہ دے او وانی چہ دے ضلع ضرورت نشہ۔ دے وانی چہ دا ضلع د لویہ شی، دا ستیت د لونے شی نو کہ ہفہ پخپلہ خبرہ کنیں تھیک وی نو بیا پکار دادہ چہ -----

ملک جہانزیب خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ خما عرض دا دے چہ پہ سوات کنیں خلور ضلعے جوہے شوے دی، دیر ہم یو ریاست وو نو دیر د دریو ضلعو

حقدار دے۔ خہ دا نہ وایم خو کومہ ضلع چہ جو رہ شوے دہ، ہغہ نے دیرہ کمہ جو رہ کریدہ او دیرہ محدود دہ۔ یو سب دویژن دے نو د دے علاقہ دِ زیاتہ کرے شی۔

جناب نجم الدین خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ خہ صرف دا درخواست کوم چہ نن سبا پہ بتول صوبہ سرحد کین د بتولو نہ غتہ ضلع چہ کومہ دہ، ہغہ دیر ضلع وہ، تھیک دہ حدودات کین فرق شتہ، بارہ لاکھ، تیرہ لاکھ آبادی نے دہ او د دے دیرہ زیاتہ رقبہ دہ جی۔ د ہغے د لرے کولو، نو کومے ضلعے چہ ورکو تے دی ہغہ دِ ختم کرے شی۔

جناب سپیکر: بس تھیک شوہ، بس تھیک شوہ۔

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! د بتولو نہ اول خمونر یو خوب رور، سابقہ ایم۔ پی۔ اے، سردار فدا صاحب دلته ستاسو پہ چیمبر کین ناست دے، دے لابی کین ناست دے نو دہ تہ ویلکم کوم۔ دا خمونر یو بنہ ملگرے وو۔

جناب زرین گل، محترم سپیکر صاحب! دا د چاپلوسنی نوے طریقہ نے زدہ کرے، اوس جناب فدا صاحب مونرہ ہلتہ بتولو لیدلے دے۔

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر! ستاسو پہ وساطت سردار مہتاب صاحب تہ خہ د اعتماد ووت اغستو باندے مبارکباد ورکوم او کومہ چہ ہغہ نہ طمع وہ او کوم د ہغوی نہ امید وو او کومہ د ہغوی نہ توقع وہ، پہ ہغہ لحاظ باندے نن ہغوی خپلہ یو مفصلہ پالیسی، چہ ہغہ د دے صوبے د خلقتو د خواہشاتو مطابق دہ، پیش کرے۔ پہ دے ضمن کین ستاسو پہ وساطت باندے خہ دا دُعا کوم چہ اللہ تعالیٰ دِ ہغہ لہ او مونر بتولو لہ پہ دے باندے د عمل کولو توفیق راکری او دغہ جذباتو سرہ خدانے دا کامیابی سرہ سر تہ اورسوی۔ دے سرہ سرہ خہ

تاسو ته يو گزارش كوم چه په دے هافس کښې چند کسان دا بنانسته ماحول خراب غواړی۔ د پښتون سړی طریقه دا ده چه سرے وژنی خو بے عزته خبره او بے عزته کارنه کوی۔ که چرے دغه روایات قائم شی نو مونږ به په د مجبور شو چه مونږ به بیا هم داسے خبرے شروع کړو نو مونږ به بیا نه گناهگارونی چه تاسو دا بنانسته ماحول خراب کړو۔

جناب سپیکر، صحیح ده جی۔

ارباب سیف الرحمان، جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر، په پوائنټ آف آرډر باندے نے ارباب صاحب ؟

ارباب سیف الرحمان، نه، خه تقریر کوم، خبرے کوم۔

جناب سپیکر، محسن علی خان په پوائنټ آف آرډر باندے دے او خه ونیل

غواړی۔

نوابزاده محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ صاحب تو تشریف لے گئے ہیں لیکن میں ان کی توجہ کیلئے ایک بات کہنا چاہتا تھا، جو ابھی ابھی بیگم نسیم ولی خان صاحبہ نے کہی تھی اور وہ بات نیشنل فنانس کمیشن کے ایوارڈ کی تھی۔ بی بی صاحبہ نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ساڑھے چھ ارب روپے نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ کے تحت منظور کئے گئے تھے اور اس کے علاوہ تقریباً ساڑھے چھ ارب سے لیکر گیارہ ارب روپے تک صوبہ سرحد کو ملنے تھے۔ نیشنل فنانس کمیشن کا جو موجودہ ایوارڈ ہوا ہے، جو اعلان ہوا ہے۔۔۔۔۔

(شور قطع کلامی)

Mr. Speaker: Order please, order.

نوابزاده محسن علی خان، سر، موجودہ ایوارڈ کا جو اعلان ہوا ہے، وہ نو ارب روپے تک وفاقی حکومت نے Cap کر دیا ہے۔ Cap کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وفاقی حکومت پانچ سال

تک صوبہ سرحد حکومت کو نو ارب روپے دینے کیلئے تیار ہے لیکن اس میں مزید اضافہ نہیں ہوگا۔ لہذا میری درخواست ہوگی حکومتی پارٹی سے کہ وہ اس پر غور کرے۔

جناب سپیکر، ایوب جان خان مخکنے پاسیدلے وو۔ ایوب جان خان!

میاں مظفر شاہ، دمونخ وخت کیزی جی، باڈلے نے ونیلے دے۔

جناب سپیکر، خما خیال دے چہ بتول وخت پورہ کوو۔

ارباب محمد ایوب جان، جناب سپیکر صاحب، خہ ستاسو دیر زیات مشکوریم چہ

تاسو ما تہ د خبر و موقع راکرہ۔ چیف منسٹر صاحب لارو خو خما دوہ، درے

تجاویز وو چہ ستاسو پہ خدمت کتب نے خہ ورائندے کومہ۔ خمونر د صوبے

Future _ خہ خو بتولو نہ مخکن جناب سردار مہتاب احمد خان عباسی تہ

ھرکلے وایم او مبارکباد ورتہ ورکوم او د ہنے نہ پس د خدانے تعالیٰ نہ دا دُعا

کومہ چہ خدانے تعالیٰ دِ ہغوی تہ ہمت ورکری، طاقت ورکری او وسائل

راکری چہ کوم تقریر، Policy Statement نن ہغوی ورکرو چہ پہ ہنے

باندے عملدرآمد ہم اوکری۔ جناب سپیکر صاحب، خمونر د صوبے مستقبل یا

Future ہانیدل جنریشن او ایریگیشن کتب دے، نو پکاردا دہ، لکہ تیر شوی

حکومتونو کتب ہر یو بجت کتب بہ د ایریگیشن پروگرامونہ لکہ گومل زام،

چشمہ لفت کینلز، چشمہ لفت ایریگیشن سسٹیم یا پیورنر، Reflect کیدل

خو جناب سپیکر صاحب، تاسو اوکتل چہ ہنے د گزشتہ حکومتونو

Creditability ختمہ شوہ او Creditability ولے ختمہ شوہ؟ چہ دے ہاؤس

کتب دنہ یو حکومت اسمبلی کتب دنہ یو بجت پیش کوی او بیا ہنے باندے

عملدرآمد نہ کوی نو سب د ہنے بارہ کتب بہ خلق خہ توقعات وابستہ کوی؟ نو

خہ خو دا دُعا کوم چہ خمونر د صوبہ سرحد Future، جناب سپیکر صاحب

خمونڊ د صوبه سرحد 38 لاکھ ھيکٽر زمکه يعني 78 لاکھ ايڪڙ زمکه، په هغه
 کښ 60% باراني ده، د صوبه سرحد د Future د ترقي دارمدار ايريجيشن کښ
 دے۔ مونږ له پکار دی چه د ټولو نه مخکښ Priority No. 1 ايريجيشن ته
 ورکړو۔ ولے چه مونږ سره نور داسے وسائل نشته، يو طرف ته مونږ دا
 کوشش کوف چه يره مونږ خپله صوبه Industrialize کړو خو دلته 70% نه
 Above جناب سپيکر صاحب۔ Sick Industries دی، مونږه هغه طرف ته
 کوشش کوف، لگيا يو خو هغه مقام ته مونږه او نه رسيدو۔ جناب سپيکر
 صاحب تاسو حما د کلی يني، حما مشر يني، حما مشر رور يني او بحیثيت
 زميندار تاسو د خپل کلی خان يني او ستاسو پيشه هم حما په شان زمينداري
 ده، خمونڊ د صوبے 80% نه زيات د خلقو دارمدار په ايگريکلچر دے۔ يو
 طرف ته خو مونږ کوشش کوف چه په دے صوبه کښ مونږه کارخانه اولگوف
 چه دا صوبه Industrialize شی خو هغه طرف ته تر اوسه پورے پيش قدمی
 کښ مونږه څه ترقي او نه کړه او دا خپله آبانی پيشه، لکه ستاسو پيشه چه
 زمينداري ده، خمونږه پيشه چه ده، هغه رانه پاته شوه۔ يو طرف پريردو لگيا
 يو او بل طرف ته، خونو يو هم را نه پاته شو او بل هم پاته شو، نو څه جناب
 سپيکر صاحب، ستاسو په وساطت وزير اعلیٰ صاحب ته دا Request به کوم چه
 کله تاسو بعت جوړونی او دا بعت دے اسمبلی کښ پيش کونی نو ټولو نه
 زياته Priority productive investment ته ورکړنی چه خمونڊ دا وسائل چه
 دی، هغه يو Productive Investment اوشی او خمونڊ خلقو ته هغه نه
 فائده اوشی۔ دويم نمبر جناب عالی، هانيل جنريشن دے، څنگه چه خمونڊ
 ايريجيشن دے، دغه شان هانيل جنريشن دے۔ څنگه چه محترمه بيگم نسيم

ولی خان صاحب وانی، جناب، څه د داسه پارټی نه تعلق لرم، څه خوشاله یمه
 چه څمونږ منشور چه دے، هغه Provincial Autonomy دے۔ څمونږ منشور
 کښی ایریگیشن هم راڅی، څمونږ منشور کښی هائییل جنریشن هم راڅی که
 Net profit نن دے صوبه ته ملاؤیری نو د آئین د لاندے د ولی خان د هغه
 جد و جهد نتیجه ده چه نن صوبه سرحد ته سات سو کروږ روپنی راڅی۔
 جناب سپیکر صاحب اوس څمونږ دا جغرافیائی حالات، دلته Civil war
 لگیا دے، څمونږ په دے معیشت باندے تقریباً پچاس لاکه افغان مهاجرین صوبه
 سرحد کښی ډیره دی۔ څه وزیر اعلیٰ ته دا گزارش کوم چه څمونږ دا حکومت
 چه دلته راغے نو د خلقو مونږ نه ډیر زیات توقعات دی، څه وزیر اعلیٰ ته دا
 Request به کوم چه پرائم منسټر ته دا Request اوکړی چه د هغوی د دا
 Priority No. 1 وی چه افغانستان کښی د Civil war ختم شی او څمونږ دا
 روڼږه، دا پښتانه، چه د دنیا په تاریخ کښی د دے نه لوڼے مانیگریشن یو ملک نه
 بل ملک ته نه دے شوی، چه با عزت واپس لارشی او د Geneva Accord
 لاندے چه کومے معاهدے شوی دی، Rehabilitation of Afghanistan،
 چه هغه باندے عملدرآمد شروع شی۔ نو څه وزیر اعلیٰ ته به دا وایم چه مونږ
 خود یو پارټی نه تعلق لرو او څمونږ منشور دا دے چه د خپلے خاورے د
 پاره به خپل حق غواړو او چا ته به نه پریردو نه۔ جناب سپیکر صاحب، څه
 ستاسو په وساطت وزیر اعلیٰ ته وایم چه مونږ خو وزیر اعلیٰ جوړ کړے
 اوس څمونږ د پارټی د طرف نه دا دوه هغه دی چه ټولو نه مخکښه مرکزی
 حکومت د افغانستان کښی Civil war ختم کړی او څمونږ معیشت باندے چه
 کوم بوجه دے، هغه د کم شی۔ جناب عالی! دلته خبرے کیږی چه مونږه

خرچہ کمہ کرو، جناب تاسو ہم د پيښور ښار نه تعلق لرنی، روزانه تاسو گورنی دے انټرکانټیننټل کټن د جمعے په ورځ ودونه وی او دس لاکه، پندرہ لاکه او بیس لاکه روپنی یوه روپنی باندے خرچ کوی او که جناب سپیکر صاحب، تاسو تپوس کوئی چه دا د چا واده دے، نو تاسو ته به خلق وانی چه دا د چا ایس دی۔ او واده دے یا دهغه د خوئی واده دے، د پی ایف او یا نه د خوئی واده دے، نو جناب سپیکر صاحب چه ستاسو په وساطت وزیر اعلیٰ ته وایم چه دا کوم سرکاری افسران انټرکانټیننټل کټن بیس لاکه یا پچیس لاکه روپنی په خپلو ودونو باندے خرچ کوی دهغه حساب کتاب د اوشی او نن نه دا Functions د بند کرے شی۔ جناب عالی! خپل Policy Statement کټن وزیر اعلیٰ صاحب، چه د هیلته په باره کټن اوونیل، څنگه چه جناب سپیکر صاحب، تاسو ته پته ده چه لیډی ریډنگ هسپتال 1928 کټن جوړ شوه وو، په هغه وخت کټن د پيښور آبادی د پینتالیس نه واخله پچاس هزار پورے وه، د هغه نه پس دلته په پيښور کټن بل هسپتال جوړ نه شو۔ تیر شوی حکومت کټن ما ډیر کوشش او کړو چه خه دے ضلع کټن یو هسپتال جوړ کړمه، د پيښور ښار د خلقو یو آواز دے چه مونږ یو هسپتال غواړو، ځکه چه لیډی ریډنگ هسپتال ته پندرہ سو نه واخله اټهاره سو پورے کیجولټیز یا Daily emergencies راخی، نو څه Payment هلته رنک روډ باندے شوه دے، بیوروکریسی په وجه باندے، ځما په خیال داسے بیا سیکټریان یا خه د هغوی نومونه نه اخلم، چه هغه هسپتالونه چه دی هغه التواء کټن پاتے کرے شو نو خه ستاسو په وساطت جناب سپیکر صاحب وزیر اعلیٰ ته به دا Request کوم چه د پيښور د ښار خلقو، دا صرف څمونږ هسپتال نه دے، دے

تہ د ډیره اسماعیل خان نہ ہم خلق راخی، دے تہ ایبت آباد او ډیر نہ ہم خلق راخی، نو خہ دا غوارم چه د پینبور خلق چه دی، دے ضلع کنیں پانچ سو بسترو یا آتہ سو بسترو یو ہسپتال غواری۔ جناب سپیکر صاحب خہ آخر کنیں ستاسو ډیر مشکوریم۔ والسلام۔

جناب سپیکر، ارباب سیف الرحمان صاحب!

ارباب سیف الرحمان، جناب سپیکر! خہ موجودہ چیف منسٹر تہ، دا نن چه کوم د اعتماد ووت واغستو، پہ دے مبارکبادی ورکوم او دا وایم چه کوم موجودہ حکومت دے۔ این۔ پی او مسلم لیگے جو ریپی، دا بہ انشاء اللہ کامیاب وی۔ موجودہ چه کوم مشکلات دی نو پکار دہ چه د ہفتے مونر د اوس نہ جائزہ واخلو، خکہ چه مونر پہ دے خبرہ باندے پوہہ شو چه د کوم ٹخیز نہ بہ دوی شروع کوی او موجودہ حالات ٹخنگہ دی؟ جناب سپیکر، موجودہ حالات داسے دی چه د تولو نہ ورہے بہ مونر د محکمہ تعلیم ہفتہ حالت واخلو، خمونر پہ پرائمری سکولونو کنیں د تعلیم دا حالت دے چه تات قدر نشہ چه ماشومان پہ تات باندے کینی، ہر یو سکول Over crowded دے، سکولونہ نشہ۔ د حکومت چه کومہ پالیسی دہ، چه خلق دے زمکہ Donate کری او گورنمنٹ بہ پہ ہفتے باندے بلہنگز جو روی۔ دا بالکل غلطہ پالیسی دہ، پکار دا۔ دہ۔ چه۔ گورنمنٹ۔ بہ۔ زمکہ Acquire کوی یا بہ Buildings acquire کوی، نو چه پہ ہر یو سکول کنیں تعداد دومرہ وی چه کوم استاذان ہلتہ کنیں وی چه ہفتہ نے قابو کولے شی۔ دوئمہ دا خبرہ دہ چه پہ موجودہ زمانہ کنیں تیلی ویژن او پہ ریڈیو باندے د تعلیم ہفتہ ذریعہ مخکنیں کول غواری خکہ چه پہ ملل سکولونو کنیں د ہنرمندی د ٹیکنیکل ایجوکیشن ډیر

زیات ضرورت دے۔ پکار دا ده چه ٲیکنیکل ایجوکیشن له زیات اهمیت ورکړے شی او دونیمه خبره دا ده چه په زمیندارنی کښ، نن سبا چه کوم حالات دی چه زمیندار خلق په خپله زمیندارنی باندے پښیمانه دی، د زمکه مالکان دا کوشش کوی چه چرته نوکری خان له اوگورو خکه چه په زمیندارنی باندے دومره خرچه کپړی چه Seed گران دے، ٲریکٲر گران دے، فرٲیلانیزر گران دے نو پکار دا ده چه حکومت دے ته زیاته توجه ورکړی۔ خو خما دا یقین دے چه دا کوم موجوده حکومت جوړیدونکے دے که دے کښ Efficient کړوی، دے کښ Honest کسان وی او دے کښ Hard working کسان وی نو انشاء الله دا مشکلات به دوی حل کړی خکه چه یو مثل دے "همت مرداں مرد خدا" که دوی همت اوکړی نو انشاء الله دا خبره به Solve شی۔

جناب سپیکر، جی، گیان سنگھ صاحب۔

انجینیر گیان، جناب سپیکر صاحب! خه د خپل طرف نه او د دے صوبے د ٲول اقلیت د طرف نه سردار صاحب، ته د زړه د کومبی نه مبارکی ورکوم، خو یوه خبره جی ډیر په افسوس سره کوم چه باوجود د یاد دهانی سردار صاحب د اقلیتونو په باره کښ هیخ خبره اونه کړه۔ خه جی ستاسو په وساطت هغوی ته Request کوم چه هغوی د اقلیت د تحفظ، د هغوی د روزگار او د ترقی په باره کښ توجه اوکړی۔ یو خبره به خه بله کومه چه خمونږ مشرے، محترمه بی بی د صحت په باره کښ کړے ده نو په هغه کښ په چترال کښ کیلاش ویلی ده چه هغه یو ډیر زور ٲاریخ لری، د هغه د ترقی په باره کښ دے خه اقدام اوکړے شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سید احمد خان، محترم سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے جناب مہتاب عباسی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے جو Policy Statement دی ہے، وہ یقیناً انتہائی حوصلہ افزاء ہے اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ سردار صاحب اس پر پورا اتریں گے اور اس کی کامیابی کیلئے ہم ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ جناب والا! میری آپ سے ایک درخواست ہے کہ ہم ایک پسماندہ علاقے کے نمائندے کے طور پر یہاں آئے ہیں اور ہمیں اپنے علاقے کی یہاں ترجمانی کرنی ہے، ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے کچھ دوست جو یہاں اٹھ کر بولتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں جس سے کورم ٹوٹنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے تو میرا خیال ہے کہ یا تو رولز آف بزنس کا ہمیں پابند کریں یا پھر ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے۔ ہمارے ایسے دوست اور بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جن کے علاقوں کے انتہائی اہم مسائل ہیں۔ دو دن پہلے میں نے جناب سردار مہتاب عباسی صاحب کو آپ کی وساطت سے چترال کی آمد و رفت کے سلسلے میں درخواست کی تھی کہ چترال چار لاکھ کی آبادی پر مشتمل علاقہ ہے جو سارے صوبے سے ابھی کٹا ہوا ہے اور آمد و رفت کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے، لواری ٹاپ بند ہے، فلاٹ بہت کم آ جا رہی ہیں تو ہم لوگوں کے بہت مسائل ہیں، جیسے اب مریض ہیں، ان میں بہت سے ضرورتمند لوگ ہیں جن کو چترال یا پشاور آنا جانا ہوتا ہے تو یہ ہمارے ایسے مسائل ہیں لیکن میری آپ سے درخواست ہے جناب والا! کہ آئندہ آپ ہم لوگوں کا خیال رکھیں کیونکہ ہم پسماندہ علاقوں سے آئے ہیں۔ آپ بھی پشاور کے نمائندے ہیں، ہزارے والے بھائی ہیں، خدا کی مہربانی سے تو وزیر اعلیٰ صاحب ان میں سے ہو گئے ہیں لیکن بولنے کا حق میرے خیال میں انہوں نے ہمیں دینا ہے۔ یہاں جب پشاور سے ایک بھائی بولتا ہے تو دوسرے کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے لیکن ایسے علاقے بھی ہیں جہاں کی نمائندگی کم ہے، تو میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ کیلئے آپ ہمارا خیال رکھیں تاکہ ہم یہاں اپنے علاقے کی

ترجمانی کر سکیں۔ شکر ہے۔

جناب سپیکر، بالکل رکھیں گے جی، انشاء اللہ۔

Mr. Said Ahmad Khan: Thank you, Sir.

سید محمد علی شاہ باچہ لالا، جناب سپیکر صاحب! خہ سردار صاحب تہ، ٹخنکہ چہ ہغوی باندے یتول ایوان اعتماد اوکرو او ہغوی چہ خپلہ کومہ پالیسی بیان کرہ، نوخہ دا امید لرم چہ ہغہ بہ انشاء اللہ دے صوبے د پارہ دیرہ بنہ وی او پہ دے کین مونڑ یتول ایوان لہ دا پکار دی چہ مونڑ د ہغوی سرہ مکمل تعاون اوکرو، ولے چہ مونڑہ د دے صوبے خلتو دے خانے تہ رالیڑلے یو او ہغوی پہ مونڑہ اعتماد کرے دے۔ د دے صوبے، د دے قوم دیوے یوے پیسے، امانت بہ مونڑ خیال ساتو چہ یو پیسہ ضائع نہ شی، د قوم امانت کین خیانت را نہ او نہ شی او داسے بہ دا یوہ مثالی صوبہ جوڑہ شی۔ چہ پہ مونڑ قوم اعتماد کرے دے او مونڑ د ہغوی یوہ پیسہ ضائع نہ کرو۔ کہ مونڑ د ہغوی د فندہ خیال نہ ساتو، مونڑ پہ ہغے کین خیانت کوڑ نو مونڑ لہ پکار دی چہ د دے صوبے نہ نوم رشوت ختم شی چہ پہ مونڑ دا صوبہ اعتماد اوکری۔ نو کوم تکلیفونہ چہ صوبے کین دی او مونڑ د ہغے خیال نہ کوڑ او د ہغوی فاندہ نہ لتوڑ نو پہ دے باندے بہ مونڑ خدانے لہ غہ جواب ورکوڑ؟ بہر حال مونڑ باندے د دے یتولے صوبے قوم اعتماد کرے دے او مونڑ بہ د دے صوبے مکمل خیال ساتو چہ دے کین خلتو تہ کوم مسائل دی چہ ہغہ ختم شی او خہ دا امید لرم چہ مونڑ یتول رونڑہ یو او دے صوبے رالیڑلے یو، پہ شریکہ باندے بہ دا کوشش کوڑ چہ دا صوبہ بنہ شی او پہ دے کین غلط کارونہ ختم شی، چہ د خدانے پہ نیز غلط وی او دے قوم د فاندے چہ کوم کارونہ وی چہ ہغے تہ مونڑ توجہ

ورکرو۔

جناب سپیکر، نورغوک شخہ ونیل غواہی؟

جناب مناء اللہ خان میاں خلیل، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترم سپیکر صاحب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم موقع پر مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ سب سے پہلے تو میں سردار ہمتاب احمد خان کو متفقہ طور پر اسمبلی کا اعتماد، متفقہ کا لفظ میں نے اسلئے استعمال کیا ہے کہ ان کے خلاف کسی نے بھی اپنا ووٹ استعمال نہیں کیا ہے اور جس ہیوی قسم کا اعتماد ان کو ملا ہے، تو میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ قوم نے ہماری پارٹی یا ہماری اتحادی پارٹیوں کو جس نظریے کے تحت ووٹ دیا ہے، ہیوی مینڈیٹ دیا ہے اور جس مقصد کیلئے دیا ہے تو اس میں سب سے پہلے ہے احتساب بلا امتیاز، چاہے میں اس میں آتا ہوں، چاہے ہماری حکومت میں بیٹھے ہوئے ارکان آتے ہیں یا باہر کے لوگ آتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بیوروکریسی یا سیاست سے باہر کے جو لوگ ہیں کیونکہ ان میں بھی ایسے نامور موجود ہیں تو ان سب کا احتساب کرنا بھی اس میں شامل ہونا چاہئے اور بلا تاخیر ہونا چاہئے کیونکہ Unjustified غیر منصفانہ دولت کی تقسیم نے قوم کو اس حال پر پہنچا دیا ہے کہ وہ نہ مرنے کے قابل ہیں اور نہ جینے کے قابل ہیں۔ میں اپنی تقریر کو لمبا نہیں کروں گا اور بہت اختصار سے کام لوں گا۔ جناب سپیکر! انہوں نے جس طریقے سے اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ لیا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے الفاظ میں اسمبلی کے ممبران کا شکریہ بھی ادا کیا ہے اور واقعی ان کو شکر گزار ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح قوم نے پارٹی کو ہیوی مینڈیٹ دیا ہے تو اسی طرح اسمبلی نے بھی اپنے منتخب وزیر اعلیٰ کو ہیوی مینڈیٹ دیا ہے تو اس لحاظ سے Policy matters میں کچھ ایسی باتیں تھیں جن کا ذکر کرنا میں لازمی سمجھتا ہوں کیونکہ بحیثیت انسان ہر بات آدمی کے ذہن میں نہیں ہوتی، وہ بہت قابل آدمی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس امتحان پر ضرور پورا اتریں

گے لیکن اس کے باوجود کچھ باتیں ایسی ہیں جنہیں ہماری پالیسی کا لازمی حصہ ہونا چاہئیں۔

میرے خیال میں اس صوبے کی تعلیم کے لحاظ سے Percentage-wise figures سب سے کم ہیں اور تعلیم کی پروموشن کے بارے میں اس پالیسی میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ اس صوبے کے عوام کو زیور تعلیم سے کس طرح آراستہ کیا جائے گا؟ اور پھر میں اپنے طور پر یہ کہوں گا کہ ہم نے پرائمری تک تعلیم کو بنیادی یونٹ قرار دیا ہے حالانکہ آج کل پرائمری تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے اور مڈل تک تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے اور مڈل ہی کو کم از کم خواندگی کا یونٹ قرار دیا جائے۔ یہاں عمر فاروق، ایم۔ این۔ اے، جو میرے بھائی ہیں، نے ایک چٹ کے ذریعے بیگم صاحبہ سے کہا ہے کہ ان کی باتوں کو پالیسی کے حصے میں شامل کیا جائے۔ جناب سپیکر! صوبے میں پینے کا پانی لوگوں کو فراہم کرنے کیلئے، کیونکہ ہم اپنے حلقے میں جہاں بھی گئے ہیں تو پانی کی دہائی تھی اور لوگ پینے کے پانی سے محروم تھے، تو یہاں جب میں پانی کی بات کرتا ہوں تو وہاں اس کیلئے قانون سازی کی بھی ضرورت ہے کیونکہ جہاں ہم سکیمیں بناتے ہیں، تو لوگ انہیں بڑے طریقے سے Damage کر کے اس کے اصل مفہوم کو ختم کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ہم لوگوں تک پانی نہیں پہنچا سکتے تو اس سلسلے میں بھی قانون سازی کی ضرورت ہے اور اس میں بھی اختیارات دینے چاہئیں تاکہ جو لوگ Illegal connections لیتے ہیں یا پینے کے پانی کی سکیموں کو Damage کرتے ہیں، ان کیلئے ایک سخت اور کڑا قانون بنانا بہت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ترقی کی بات کی گئی ہے تو یقیناً صنعت بنیاد ہے کسی ملک کی ترقی کی لیکن ہمارے صوبے اور ہمارے ملک میں کیونکہ ہمارا ملک زراعت پر Base کرتا ہے اور زراعت اور ایریگیشن کا چولی دامن کا ساتھ ہے کیونکہ زراعت بغیر ایریگیشن کے اور ایریگیشن بغیر زمین کے کچھ بھی نہیں تو اس میں یہ دونوں باتیں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں ہم اب تک اس مقام

کو نہیں پہنچے ہیں کہ اس صوبے میں زراعت کو کسی طریقے سے پروموٹ کر سکیں۔ ایگریکلچر میں بھی ہم ابھی تک نہ ریسرچ اور نہ ہی ایگریکلچر کو پروموٹ کرنے کیلئے اہم اقدامات کر سکے ہیں، لہذا اسے بھی پالیسی کا حصہ بنانا چاہئے۔ زراعت کو پروموٹ کرنے اور ایگریکیشن کے وسائل پیدا کرنے کیلئے بھی اسے پالیسی کا حصہ بنایا جانا چاہئے۔ تعلیم کی میں نے بات کی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہم آج بھی انگریزوں کے زمانے کے بنائے ہوئے رولز کو Follow کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر ہم ٹاٹ اور تختہ سیاہ کی بات کرتے ہیں لیکن بنیادی ضرورت جو ہے، وہ اہل اساتذہ کی ہے۔ تعلیمی میدان میں یا تعلیم کے معیار میں محترم سپیکر صاحب، میں اپنے ذاتی تجربے کی بات کرتا ہوں کہ میں نے ایک کتب سکول میں تعلیم پائی ہے جہاں پر ٹاٹ بھی نہیں تھا، ہم نے کیکر کے درخت کی چھاؤں میں بیٹھ کر پرائمری تعلیم حاصل کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں آج جو کچھ بھی ہوں، اپنے اسی پرائمری ٹیچر کے حوالے سے اس منزل تک پہنچا ہوں اور اس کے بعد جو تعلیمی معیار میں نے دیکھا ہے، وہ اس طرح کا نہیں ہے جو مجھے پرائمری ٹیچر نے دیا تھا۔ ہم نے ٹیچرز کی جو کوالیفیکیشن رکھی ہوئی ہے، حقیقت یہ ہے کہ آج کل میٹرک کا جو معیار ہے تو اس لحاظ سے ہمیں تعلیمی میدان میں اساتذہ کے تعلیمی معیار کو بدلنا چاہئے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پورے تعلیمی معیار کو چاہے وہ جس فیلڈ میں بھی ہو، Revise کر کے اس پر سوچنا چاہئے۔ جناب سپیکر! بھوک تو آدمی برداشت کر لیتا ہے لیکن یہاں ہمارا ملک غربت اور افلاس کی وجہ سے اور دوائیوں کی ہنگامی کی وجہ سے صحت کے میدان میں بہت پیچھے ہے۔ یہاں ایک غریب آدمی ہنگامی ادویات کی وجہ سے اپنے اکلوتے پیٹے کا علاج نہیں کروا سکتا کیونکہ اس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے اور وہ اسے انہی تمویز گنڈوں اور قبروں کا سہارا لے کر خدا کی آس پر زندہ رکھتا ہے۔ جناب سپیکر! ہماری سابقہ حکومتوں کی پالیسیوں میں روزگار کے مواقع فراہم

کرنے کیلئے ایک جھوٹا نول پڑھا کر پوٹیں Create کرنے کو روزگار کا نام دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک اور اس صوبے کی تباہی کی ذمہ دار وہی کلاس فور یا اسی قسم کی بے تحاشہ Un-necessary پوٹیں Create کرنا تھا جن کی وجہ سے آج ہم وہ Expenditure pay کر رہے ہیں اور جس کی وجہ سے ہمارے ترقیاتی کام متاثر ہو رہے ہیں، تو ان میں بھی ہمیں Reform کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ محکموں کی Consolidation کیونکہ جو Un-necessary محکمہ جات، سیکرٹریز اور ڈپٹمنٹس پیدا کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، میں خلیل صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ کی تقریر کا ٹائم ختم ہو چکا ہے اور آپ مہربانی کر کے بس کریں۔

جناب جناب اللہ خان میاں خلیل: جناب سپیکر! میں ایک آخری بات کر کے ختم کرتا ہوں۔ پسماندہ علاقوں کی پسماندگی دور کرنے کیلئے اس کے یونٹ مقرر کئے جائیں اور اس میں ہر علاقے کی وسعت کیونکہ ہر جگہ زمین اور علاقے کی وسعت کا تعین ہوا ہوتا ہے، زمین + آبادی تقسیم دو کے فارمولے کو Adopt کیا جائے تاکہ کسی علاقے کی پسماندگی دور کرنے میں کیونکہ جہاں Census ہوئی ہے، جہاں تعلیم نہیں ہے اور وہ پسماندہ علاقہ ہے، تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ Un-justified census ہے اور Next census میں شاید ہم اس کو برابر کر سکیں لیکن علاقے کی وسعت کے لحاظ سے اور علاقے میں جتنی Development کی ضرورت ہے، تو اس کو علاقہ + آبادی تقسیم دو کر کے اس کا یونٹ مقرر کیا جائے اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ ضلع کے اندر بھی ایسے علاقے ہیں، ان کے بھی یونٹ مقرر کئے جائیں اور ان پر کام کر کے ایک رپورٹ تیار کی جائے کہ کون کون سا علاقہ کتنا محروم ہے اور اس کی محرومیاں اور پسماندگی دور کرنے کیلئے ایک جامع پروگرام بنایا جائے اور ان پسماندہ علاقوں کیلئے ایک Edge رکھا جائے تاکہ ان کی

پسماندگی دور کر کے انہیں صوبے کے دوسرے حصوں کے برابر لایا جاسکے۔ آخر میں میں

آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ Thank you very much.

Mr. Speaker: Now I read out prorogation Order, "In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lieutenant General (Rtd) M. Arif Bangash, Governor of the North West Frontier Province, hereby order that the Provincial Assembly of the North West Frontier Province shall, on conclusion of the business of obtaining vote of confidence as required by Clause (3) of Article 130 of the Constitution, stands prorogued till such date as shall hereinafter be fixed".

اس فرمان کی رو سے اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کی جاتا ہے۔ تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہو گیا۔)